عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۴ | ۸ تا ۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵ر مارچ ۲۰۲۵ء | شمارہ: ۱۰

روزہ
مسائل واحکام

زکوٰۃ
اسلام کا اہم ترین رکن

حدیث مجدّدیت اور مرزا قادیانی کا دعویٔ مجدّدیت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.org
www.amtkn.com
Email: editorkn@yahoo.com

کیا فلیٹ پر زکوٰۃ ہے؟

س:.... میں نے ایک فلیٹ خریدا ہے، جو اس نیت سے لیا ہے کہ جب بچے بڑے ہوں گے تو ان کے کام آئے گا۔ ابھی وہ کرایہ پر دیا ہوا ہے۔ کیا اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی؟

ج:.... جو زمین، جائیداد، دکان، مکان یا فلیٹ اپنی ضرورت یا اپنے بچوں کی ضرورت کے لئے لیا جائے اور لیتے وقت خرید وفروخت (انویسمنٹ) کی نیت نہ ہو تو ایسی جائیداد پر زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ ہاں! اگر یہ چیزیں کرائے پر دی ہوں اور زکوٰۃ کی تاریخ ادائیگی کے وقت ان کا کرایہ بھی آجائے یا ابھی وصول کرنا ہو تو اس کرائے کی رقم پر بھی زکوٰۃ ہوگی۔ لہٰذا صورتِ مسؤلہ میں آپ نے جو ضرورت کے لئے فلیٹ لیا ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، اگر پہلے سے صاحبِ نصاب ہیں تو زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت کرایہ بھی موجود ہو یا ابھی وصول کرنا ہو تو اس کی بھی زکوٰۃ ادا کریں۔

سونا، چاندی اور کچھ نقدی پر کس طرح زکوٰۃ ادا کریں؟

س:.... میرے پاس تھوڑا سا سونا، تھوڑی چاندی اور تھوڑے پیسے سال بھر سے جمع ہیں، اب کیا اس پر زکوٰۃ دینی ہوگی؟ اگر زکوٰۃ ہے تو کون سا نصاب بنے گا؟

ج:.... اگر کسی کے پاس سونا، چاندی، نقدی اور مالِ تجارت سب چیزیں تھوڑی تھوڑی موجود ہوں یا ان میں سے کم از کم دو چیزیں ہوں، تو دو چیزوں کو جمع کر کے ان کی مالیت کو دیکھا جائے، اگر وہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر ہو یا زیادہ ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اس پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی۔

عیسائی خادمہ کو اپنے برتنوں میں کھانا دینا

س:...... ایک معذور خاتون ہے، اس کی خدمت کے لئے ایک نرس رکھی گئی ہے جو کہ عیسائی ہے۔ کیا یہ عیسائی عورت ہمارے برتنوں میں کھانا کھا سکتی ہے یا اس کے لئے علیحدہ برتن رکھنا چاہئیں؟ اور کیا وہ ہمارے گھر کا واش روم استعمال کرسکتی ہے؟ نیز کیا گھر کی عورتوں کو اس عیسائی عورت سے پردہ کرنا چاہیئے؟

ج:...... عیسائی عورت کو خدمت کے لئے رکھنا جائز ہے۔ اس کو اپنے برتنوں میں کھانا دینا بھی درست ہے، کیونکہ اس سے برتن ناپاک نہیں ہوتے اور واش روم استعمال کرنے دینا بھی درست ہے۔ ہاں! اگر وہ پاکی ناپاکی کا خیال نہ رکھے تو تنبیہ کرسکتے ہیں۔ اور مسلمان عورت کا کسی بھی غیر مسلم عورت سے چہرہ کا پردہ کرنا تو ضروری نہیں، البتہ اس کے سامنے سر اور بدن نہ کھولا جائے بلکہ نماز کی طرح دوپٹہ لے کر سامنے آنا چاہیئے۔

”لایحل للمسلمة ان تنكشف بين يدى يهودية او نصرانية او مشركة الا ان تكون امة لها۔ كما فى السراج۔“

(الدر المختار مع ردّ المحتار، ص:۳۷۱، ج:۶، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس)

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۴ ۸ تا ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ مطابق ۸ تا ۱۵ مارچ ۲۰۲۵ء شمارہ: ۱۰

اس شمارے میں!

زکوٰۃ... اسلام کا اہم ترین رکن	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ	۷	مولانا حافظ عبدالودود شاہد
روزہ.... مسائل واحکام	۱۰	مفتی محمد راشد ڈسکوی
مدارس رجسٹریشن کا تاریخی پس منظر (۳)	۱۴	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
زکوٰۃ.... اہمیت وآداب	۱۵	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
امام الہدیٰ حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ	۱۸	پیر مولانا سیّد جاوید حسین شاہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، نورنگ	۲۰	رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی
حدیث مجددیت اور مرزا قادیانی....	۲۳	حافظ محمد وسیم اسلم، ملتان
خبروں پر ایک نظر	۲۶	ادارہ

سرپرست
حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِنبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

قسط:۱۱۵ فصل:....۴ہجری کے سرایا

۱۷:....اسی سال بیر معونہ کا واقعہ پیش آیا، جو ’’سریۃ القراء‘‘ کہلاتا ہے، اس سریہ میں جتنے حضرات شریک تھے اور جن کی تعداد ستر ۷۰ تھی، بجز ایک کے، سب شہید ہوگئے، صرف عمر بن اُمیہ الضمری زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوئے، اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حادثۂ فاجعہ کی اطلاع کی۔

۱۸:....اسی سال سریہ بیر معونہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عامر بن فہیرہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے دو ماموں ’’حرام‘‘ اور ’’سلیم‘‘ پسرانِ ملحان شہید ہوئے، (رضی اللہ عنہم)۔

۱۹:....اسی سال حادثۂ بیر معونہ کے بعد نمازِ فجر میں دُعائے قنوتِ نازلہ شروع ہوئی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے تک قنوتِ فجر میں ان مجرم قبائل رعل، ذکوان، عقبہ، لحیان پر بددُعا فرماتے رہے، اور جب قرآنِ کریم کی یہ آیت نازل ہوئی:

’’لَیۡسَ لَکَ مِنَ الۡاَمۡرِ شَیۡءٌ اَوۡ یَتُوۡبَ عَلَیۡہِمۡ اَوۡ یُعَذِّبَہُمۡ:....‘‘ (آل عمران:۱۲۸) ترجمہ:....’’آپ کو اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، (آپ کو صبر کرنا ہوگا) تا آنکہ یا تو اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق دیں یا انہیں عذاب دیں۔‘‘ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت ترک کردی، جیسا کہ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے۔

۲۰:....اسی سال ماہِ صفر میں حضرت خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ رضی اللہ عنہما مکہ میں شہید کئے گئے، اس کی تفصیل سرایا کے باب میں ’’سریۂ رجیع‘‘ میں گزر چکی ہے۔

۲۱:....اسی سال حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے قتل سے قبل دو رکعتیں اَدا کیں، اور یہ دوگانہ ہراس مؤمن کے لئے سنت قرار پایا جسے جبراً قتل کیا جائے، سنت اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں یہ عمل کیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی۔

۲۲:....اسی سال مشرکینِ مکہ نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو تنعیم میں لے جاکر زندہ سولی پر چڑھایا، یہ سب سے پہلے مسلمان ہیں جنھیں سولی دی گئی۔ کفار نے جب انہیں سولی پر لٹکایا تو ان کا منہ قبلے کی جانب سے ہٹادیا، مگر وہ لکڑی خود بخود قبلہ رُخ گھوم گئی، اور یہ واقعہ آپؓ کی کرامات میں شمار کیا گیا (رضی اللہ عنہ)، جس شخص نے ان کو قتل کیا وہ ابوسروعہ عقبہ بن حارث تھا، بعد ازاں ۸ھ میں ابوسروعہ بھی اسلام سے مشرّف ہوگئے تھے۔

۲۳، ۲۴:....اسی سال کا واقعہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی مردانہ شہادت کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: ’’کون ہے جو خبیب کو سولی سے اُتار لائے؟‘‘ حضرت زبیر بن عوام اور مقداد بن اَسوَد رضی اللہ عنہما نے اُٹھ کر عرض کیا: ہم لائیں گے! چنانچہ دونوں حضرات نے سفر کی تیاری کی اور حضرت خبیبؓ کی شہادت کے چالیس دن بعد رات میں تنعیم پہنچے، دیکھا کہ لاش بالکل تروتازہ ہے، گویا آج ہی انتقال ہوا ہے، اور ہاتھ پر زخم ہے جس سے خون ٹپک رہا ہے، رنگ خون کا اور خوشبو کستوری کی، کفارِ مکہ کے ستر آدمی سوئے ہوئے، لاش کا پہرہ دے رہے ہیں، دونوں نے لاش کو سولی پر سے اُتارا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر رکھ کر مدینہ لے آئے، انہی دونوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: ’’وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَہُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ‘‘ اَلآیۃ۔ (البقرۃ:۲۰۷)۔ (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

زکوٰۃ.....اسلام کا اہم ترین رکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

زکوٰۃ اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔قرآن کریم میں بار بار اس کی ادائیگی کی تاکید آئی ہے۔آنحضرت ﷺ نے زکوٰۃ کی فرضیت،اہمیت،فوائد اور اس کی تشریح وتفصیل اپنے کئی ارشادات میں بیان فرمائی ہے۔قرآن کریم میں ارشادِ خداوندی ہے:

”وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ۔یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ۔“ (التوبۃ:۳۴،۳۵)

ترجمہ:”جو لوگ سونا اور چاندی کا ذخیرہ جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے،انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو،جس دن اس سونے اور چاندی کے خزانوں کو جہنم کی آگ میں تپاکر ان کے چہروں،ان کی پشتوں اور ان کے پہلوؤں کو داغا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا کہ) یہ تھا تمہارا مال جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا،پس اپنے جمع کیے کی سزا چکھو۔“

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں،(۲) نماز قائم کرنا،(۳) زکوٰۃ ادا کرنا،(۴) بیت اللہ کا حج کرنا،(۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔“(مشکوٰۃ،ص:۱۲،بحوالہ:بخاری ومسلم)

ایک حدیث میں ہے:

”تمام مؤمن ایک آدمی کی مانند ہیں،اگر آدمی کی آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہوتی ہے تو پورا بدن تکلیف میں ہوتا ہے۔“(مشکوٰۃ،ص:۴۲۲،بحوالہ:صحیح مسلم)

گویا مسلم معاشرہ ایک اکائی ہے اور معاشرے کے تمام افراد اس کے اعضاء ہیں۔ان سب کا دکھ،درد،تکلیف وراحت،عیش وآرام،امن وسکون ایک دوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

صدقات واجبہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے امیر وغریب کا فرق،ایک دوسرے سے بغض،حسد،تکبر اور بُعد ودوری ختم ہوتی ہے۔امیر کے دل میں غریب کے لیے ہمدردی اور جذبہ ترحم پیدا ہوتا ہے اور غریب کے دل میں امیر کے لیے محبت اور شکر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔اور یہ ہمدردی ایسا عمدہ وصف ہے کہ جس کے اپنانے سے انسانی معاشرہ میں بے چارگی،غربت وافلاس،بھوک،فقر وفاقہ،تنگدستی وزبوں حالی ختم ہوتی ہے۔

آپ ﷺ جب حضرت معاذؓ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیج رہے تھے تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’...اِنَّ اللہَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْھِمْ صَدَقَۃً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِیَائِھِمْ فَتُرَدُّ عَلٰی فُقَرَائِھِمْ...‘‘ (مشکوٰۃ،ص:۱۵۵)

ترجمہ:’’اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے،ان کے اغنیاء سے زکوٰۃ لی جائے اور ان کے فقراء پر خرچ کی جائے۔‘‘

مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کا گہرا دخل ہے۔ بعض مرتبہ مال کا ہونا انسان کو غیر اخلاقی وغیر انسانی حرکات پر آمادہ کرتا ہے اور بعض مرتبہ مال کا نہ ہونا انسان کو چوری، ڈکیتی، بے حیائی اور بدکاری جیسے گناہوں اور قبیح حرکات پر مجبور کردیتا ہے۔ کبھی غربت وافلاس، تنگدستی وبدحالی کی بنا پر ایک انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھولینے کا فیصلہ کربیٹھتا ہے، اور کبھی معاشی پریشانی سے تھک ہار کر اپنے دین وایمان کا سودا کرلیتا ہے، اسی بنا پر ایک حدیث میں فرمایا گیا:’’کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔‘‘ یعنی:’’فقر وفاقہ انسان کو قریب قریب کفر کے پہنچادیتا ہے۔‘‘(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الآداب)

یہ تمام غیر انسانی اور غیر اخلاقی حرکات فقر وفاقہ سے جنم لیتی ہیں، صدقات واجبہ اور زکوٰۃ کے ذریعہ خالق کائنات نے ان برائیوں کے سدِّ باب کا بھی انتظام فرمایا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:’’جس شخص نے زکوٰۃ ادا کردی، اس نے اپنے مال سے شر کو دور کردیا۔‘‘(کنز العمال، حدیث نمبر:۱۵۷۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے:’’اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقے سے علاج کرو اور مصائب کے طوفانوں کا دعا و تضرع سے مقابلہ کرو۔‘‘(سنن ابی داؤد)

ضرورت اس بات کی ہے کہ صاحبِ حیثیت اور مال دار حضرات اپنے اپنے حلقہ میں جو خاندان معاشی طور پر کمزور ہوں‘ ان کو مالی سہارا دے کر ان کی مدد کریں، جو نوجوان بے روزگار ہوں‘ ان کو روزگار مہیا کرنے میں انہیں مدد دیں، کسی گھر میں نوجوان بیٹی ماں باپ کی ناداری کی وجہ سے بن بیاہی بیٹھی ہو تو اس کے ہاتھ پیلے کرنے کا انتظام کریں، کسی کو سر چھپانے کے لیے مکان کی ضرورت ہو تو اسے چھت مہیا کی جائے، کوئی علاج سے محروم ہو تو اس کے علاج معالجہ کا بندوبست کیا جائے۔ الغرض! کوئی مسلمان مرد، عورت ایسا نہ رہے جو خوراک، پوشاک، مکان، تعلیم اور علاج معالجہ جیسی بنیادی ضروریات سے محروم ہو۔

ایسے ہی تمام مسلمانوں کا مشترکہ اثاثہ اور جماعت ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ جو اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام مختلف انداز اور جہات سے کرتی ہے اپنے مسلمان بھائیوں کی فلاح وبہبود جیسی سماجی خدمات بھی اپنے محدود وسائل میں رہتے ہوئے پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے، مجلس کے زیر اہتمام کئی ایک شعبہ جات تبلیغ واقامتِ دین اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کرنے کے لیے جاری ہیں، جن میں درجنوں مساجد ودینی مدارس، شعبہ تالیف وتصنیف، لٹریچر کی اشاعت اور مفت تقسیم، سالانہ ردِ قادیانیت کورس، ختم نبوت کانفرنسیں، ہفت روزہ ختم نبوت، ماہانہ لولاک، انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کا تعاقب، ختم نبوت خط وکتابت کورس اور ختم نبوت کوئز پروگرام جیسے کئی مثالی کام جاری وساری ہیں۔

تمام قارئین اور مسلمان بھائی خود بھی اور اپنے حلقۂ احباب کو متوجہ کرکے اپنی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مالی شعبہ میں مدد اور تعاون کرکے اس کاز اور مشن کو آگے بڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین!

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

سیرت وکردار کے آئینے میں

مولانا حافظ عبدالودود شاہد

ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ! جب لوگوں نے مجھ پر ایمان لانے سے انکار کیا تو وہ مجھ پر ایمان لائیں، جب لوگوں نے مجھے معاش سے محروم کر دیا تو انہوں نے مال سے میری مدد کی، اللہ نے دوسری بیویوں سے مجھے اولاد سے محروم رکھا تو ان سے اولاد عطا فرمائی۔

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کو عورتوں میں سے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی ہونے کی سعادت بھی حاصل ہے، آپؓ نے پچیس برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و خدمت میں بیوی ہونے کی حیثیت سے گزارے اور اپنی تمام دولت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نچھاور کر دی۔

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ، حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے بارے میں فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کے ایک ایسے گھر کی خوش خبری سنائی جو ہیرے جواہرات اور موتیوں کا ہوگا جس میں شور ہوگا اور نہ ہی رنج وملال۔

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ حسنِ سیرت، اعلیٰ اخلاق، بلند کردار، عفت و عصمت اور شرافت و مرتبے کی وجہ سے مکہ مکرمہ اور اردگرد کے علاقوں میں ''طاہرہ'' کے خوب صورت اور پاکیزہ لقب سے مشہور تھیں، آپؓ کا سلسلہ نسب ''قصی'' پر پہنچ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مل جاتا ہے۔

حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کے والد خویلد کا شمار مکہ کے امیر ترین لوگوں میں ہوتا تھا جو کہ بہت بڑے اور کامیاب تاجر تھے، عام روایت کے مطابق حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ ''عام الفیل'' سے پندرہ برس قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں، آپؓ کی تربیت و پرورش انتہائی ناز و نعم میں ہوئی۔

آپؓ کے پاس مال و دولت اور سامان تجارت کی کثرت تھی، آپؓ خود لکھنا پڑھنا جانتی تھیں جس کی وجہ سے آپؓ اپنے کاروبار اور سامان تجارت کی خود نگرانی کیا کرتی تھیں، آپؓ کا کاروبار شام اور یمن تک پہنچ گیا تھا، آپ کا تجارتی قافلہ سب سے بڑا ہوتا تھا اور آپؓ اپنا سامان تجارت مختلف لوگوں کے ذریعے شام اور یمن تجارت کی غرض سے بھیجا کرتی تھیں اور انہیں بھی منافع میں شریک کر لیتیں، تجارتی قافلوں کی نگرانی آپؓ کا قابل اعتماد اور معاملہ فہم غلام میسرہ کیا کرتا تھا۔

ابن ہشام اور دیگر روایات کے مطابق ایک روز آپؓ کے غلام میسرہ نے آپؓ سے حضرت محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امانت و دیانت، شرافت اور عالی نسب ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ اس مرتبہ تجارتی قافلے کا نگراں اور شریک محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو بنا کر بھیجا جائے۔

اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیانت دار تاجر کی حیثیت سے مشہور تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور امین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے غلام میسرہ کے مشورے کو مانتے ہوئے اس سلسلے میں میسرہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرنے کے لیے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا اور سرپرست ابو طالب کے مشورے سے حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی اس پیش کش کو قبول کرتے ہوئے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے اس غلام کے ہمراہ تجارتی قافلے کو لے کر شام کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ دو ماہ بعد جب تجارتی قافلہ واپس آیا تو میسرہ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کو شام کے تجارتی قافلے اور سفر کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ میں کافی عرصے سے آپ کی خدمت میں ہوں، اس دوران ہر طرح کے لوگوں کے

ساتھ میرا واسطہ پڑا، لیکن محمد بن عبد اللہ (ﷺ) کی رفاقت میں جو کچھ میں نے دیکھا، وہ عجیب تر ہے، میں نے محمد بن عبداللہ (ﷺ) کو مشکلات میں بلند حوصلہ، مصائب میں پرسکون، ہجوم میں باوقار اور خرید وفروخت میں انتہائی ذہین وفہیم اور دوراندیش دیکھا ہے، وہ بردبار اور متحمل مزاج نوجوان ہیں ان کی خاموشی میں وقار اور گفتگو میں دلکشی ہے، ان کے منہ سے کوئی فضول بات نہیں نکلتی، لوگ اگر انہیں صادق و امین کہتے ہیں تو حقیقت کا برملا اعتراف کرتے ہیں ان کے موتی جیسے دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتی ہیں، پسینہ انتہائی خوشبودار ہے، وہ دن کی روشنی میں حسین اور رات کی روشنی میں حسین تر نظر آتے ہیں، ان کی سوچ بہت وسیع اور کردار میں تنہا و یکتا ہیں، وہ لاکھوں میں ایک اور اپنی مثال آپ ہیں۔ آپؓ تجارت ان کے سپرد کردیں، بس کاروبار چمک اٹھے گا۔

کاروبار تجارت میں حضور ﷺ کی دیانت وامانت اور آپ ﷺ کی سچائی نے حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی طبیعت پر گہرا اثر ڈالا۔ حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے اپنی عزیز ترین سہیلی نفیسہ کے ذریعے حضور ﷺ کو نکاح کا پیغام بھیجا، حضور ﷺ نے اپنے چچا اور سرپرست ابوطالب کی اجازت و رضا مندی کے بعد نکاح کے اس پیغام کو قبول کیا۔ نکاح کے وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک پچیس برس اور حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی عمر چالیس برس تھی، ابن سعد نے مہر کی رقم پانچ سو درہم بتائی ہے جب کہ ابن ہشام نے بیس اونٹنیوں کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اولاد جیسی نعمت سے نوازتے ہوئے فرزند سعید عطا کیا، جس کا نام قاسمؓ رکھا گیا جب قاسمؓ تھوڑا چلنے لگے تو اس دوران اچانک بیمار ہوکر وفات پا گئے۔ قاسمؓ کی وفات کے اڑھائی سال بعد اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حضرت سیدہ زینبؓ جیسی سعادت مند بیٹی سے نوازا، اس کے بعد یکے بعد دیگرے حضرت سیدہ رقیہؓ، حضرت سیدہ ام کلثومؓ اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراءؓ آپ ﷺ کے ہاں پیدا ہوئیں۔

روایت کے مطابق جب حضور ﷺ کی عمر مبارک 39 برس سے زائد ہوگئی تو حضور ﷺ مکہ مکرمہ سے اڑھائی میل دور غار حرا میں عبادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ ابن ہشام کی ایک روایت کے مطابق حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ بھی کبھی کبھی آپ ﷺ کے ساتھ وہاں عبادت کے لیے جایا کرتی تھیں۔

غار حرا میں آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور آپ ﷺ نبوت و رسالت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوجاتے ہیں۔ دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع فرماتے ہیں۔ دوسری طرف کفار نے آپ ﷺ اور آپ پر ایمان لانے والے صحابہ کرامؓ کو مختلف انداز میں ستانے اور تکلیفیں دینے کا سلسلہ شروع کردیا۔ شعب ابی طالب میں تین سال کا عرصہ مسلمانوں نے انتہائی دکھ، تکلیفوں، اذیتوں اور مصیبتوں میں گزارا۔ ان قیامت خیز لمحات اور آزمائش کی گھڑیوں میں ام المؤمنین حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ نے بھی بڑے صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا اور اس دوران ہر ممکن حضور ﷺ کی خدمت اور آرام کا خیال کیا، جب کہ اپنا تمام مال و دولت پہلے ہی اللہ کے راستے میں قربان کرچکی تھیں۔

شعب ابی طالب میں ہی آپؓ کی صحت تیزی سے گرنے لگی، ناقص خوراک اور تفکرات کے ہجوم کی وجہ سے آپؓ کی طبیعت خراب رہنے لگی، حضور ﷺ کے چچا ابوطالب کی وفات کے چند روز بعد ہی آپ ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی خاتون اور رفیقۂ حیات بن کر آپ ﷺ کی رفاقت میں پچیس برس گزارنے کے بعد حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ دس رمضان المبارک کو 65 برس کی عمر میں وفات پا گئیں، حضور ﷺ نے خود قبر میں اتر کر حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کو دفن فرمایا، ہمیشہ انہیں یاد کرکے آپ ﷺ آبدیدہ ہوجایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ چچا ابوطالب کی وفات کے بعد رفیقۂ حیات حضرت سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات کی وجہ سے غمگین رہنے لگے اور آپ ﷺ نے اس سال کو ''عام الحزن'' (غم کا سال) قرار دیا۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بارے میں احادیث مبارکہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کرتی جتنا حضرت خدیجہؓ پر، حالانکہ وہ

میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں، لیکن میں آپ ﷺ کو ان کا (کثرت سے) ذکر فرماتے ہوئے سنتی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ خدیجہ کو موتیوں کے محل کی بشارت دے دیجیے۔

جب آپ ﷺ کوئی بکری ذبح فرماتے تو اُن کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے جو اُنہیں کفایت کر جاتا۔'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے)۔(صحیح بخاری، الرقم:3605، صحیح مسلم، کتاب: فضائل الصحابۃ، باب: فضائل خدیجۃ اُم المؤمنین، الرقم:2435، احمد بن حنبل، الرقم:24355)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام آ کر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ ﷺ! یہ خدیجہؓ ہیں جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں جس میں سالن اور کھانے پینے کی چیزیں ہیں، جب یہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہیے اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دیجئے، جس میں نہ کوئی شور ہو گا اور نہ کوئی تکلیف ہو گی۔''(متفق علیہ)، (صحیح بخاری، الرقم:3609، صحیح مسلم، الرقم:2432، ابن ابی شیبۃ، الرقم:32287)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت مریم ہیں اور (اسی طرح) اپنے زمانے کی سب سے بہترین عورت خدیجہؓ ہیں'' (یہ حدیث متفق علیہ ہے)۔(صحیح بخاری، الرقم:3604، صحیح مسلم، الرقم:2430، ابن ابی شیبۃ، الرقم:32289)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسری شادی نہیں فرمائی یہاں تک کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔'' (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔(صحیح مسلم، الرقم:2436، حاکم المستدرک، الرقم:4855)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے (اتباع واقتداء کرنے کے) لئے چار عورتیں ہی کافی ہیں۔ مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلدؓ، فاطمہؓ بنت محمد ﷺ اور فرعون کی بیوی آسیہ'' (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے)۔(سنن الترمذی، کتاب: المناقب، باب: فضل خدیجۃ، 5/702، الرقم:3878، احمد فی المسند، 3/135، الرقم:12414، ابن حبان فی الصحیح، 15/464، الرقم:7003، والحاکم فی المستدرک، 3/171، الرقم:4745)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مکہ مکرمہ والوں نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھیجا تو حضرت زینب (بنت رسول اللہ ﷺ) نے بھی ابو العاص کے فدیہ میں مال بھیجا جس میں حضرت خدیجہؓ کا وہ ہار بھی تھا جو انہیں (حضرت خدیجہؓ کی طرف سے) جہیز میں ملا تھا، جب ابو العاص سے ان کی شادی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرطِ غم سے آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ پر رقت طاری ہو گئی، فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس (حضرت زینب) کے قیدی کو چھوڑ دیا جائے اور اس کا مال اسے واپس دے دیا جائے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس (ابو العاص) سے عہد و پیمان لیا کہ زینب کو آنے سے نہیں روکے گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ اور ایک انصاری کو بھیجا کہ تم یاجج کے مقام پر رہنا یہاں تک کہ زینب تمہارے پاس آ پہنچے۔ پس اسے ساتھ لے کر یہاں آ پہنچنا۔'' (اس حدیث کو امام ابوداود اور احمد نے روایت کیا ہے)۔(سنن ابوداود، کتاب: الجہاد، الرقم: 2692، احمد فی المسند، 6 / 276، الرقم: 26405، الطبرانی فی المعجم الکبیر، 22/ 428، الرقم: 1050).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، حضرت خدیجہؓ بھی اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھیں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حضرت خدیجہؓ پر سلام بھیجتا ہے۔ اس پر حضرت خدیجہؓ نے فرمایا: بیشک سلام اللہ تعالیٰ ہی ہے اور جبرائیل علیہ السلام پر سلامتی ہو اور آپ ﷺ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں'' (اس حدیث کو امام نسائی نے السنن الکبریٰ میں اور امام حاکم نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے)۔(النسائی فی السنن الکبری، 6/ 101، الرقم: 10206، والحاکم فی المستدرک، 3/ 206، الرقم: 4856).

☆☆ .... ☆☆

روزہ.... مسائل واحکام

مولانا مفتی محمد راشد ڈسکوی

مکروہاتِ روزہ:

بعض کام ایسے ہیں جس کی وجہ سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا لیکن اُن کی وجہ سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، اور بعض حالتوں میں یہ مکروہ آگے بڑھ کر فساد میں بھی بدل جاتا ہے، اس لیے اپنے روزے کی حفاظت کے لیے مکروہات سے بچنا بھی ضروری ہے۔ ذیل میں روزے کے مکروہات کی کچھ مثالیں ذکر کی جاتی ہیں، ان کے علاوہ جو بھی صورت درپیش ہو اس کا حکم مفتیانِ کرام سے رابطہ کر کے پوچھ لیا جائے:

☆.... منہ میں تھوک جمع کر کے نگلنا روزہ کی حالت میں مکروہ ہے، اگرچہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆.... بلاعذر کسی چیز کے چکھنے اور چبانے سے روزہ میں کراہت آجاتی ہے۔ یہ کراہت اُس وقت ہے جب بغیر عذر کے ایسا کیا جائے لیکن اگر کوئی عذر ہو، مثلاً: کسی عورت کا شوہر بدمزاج ہے اور کھانا خراب ہونے پر اس کے غصہ ہونے کا اندیشہ ہے تو اسے کھانے کا نمک زبان پر رکھ کر چکھنے کی اجازت ہوگی اور ایسی صورت میں روزہ مکروہ نہ ہوگا، اسی طرح اگر چھوٹے بچہ کو روٹی چبا کر کھلانے کی ضرورت ہو اور روزہ دار عورت کے علاوہ وہاں کوئی اس ضرورت کو پورا کرنے والا نہ ہو تو وہ اسے چبا کر دے سکتی ہے لیکن یہ خیال رہے کہ چکھنے یا چبانے میں کوئی حصہ حلق کے نیچے نہ اترے، ورنہ روزہ جاتا رہے گا۔

☆.... روزہ کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا یا کوئی منجن دانتوں میں ملنا یا عورت کا اس طرح ہونٹ پر سرخی لگانا کہ اس کے پیٹ میں چلے جانے کا اندیشہ ہو مکروہ ہے۔

> دل کے امراض میں جو گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے اور وہ وہیں جذب ہو کر ختم ہو جاتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر اس گولی کے اجزاء لعاب کے ساتھ مل کر حلق کے راستہ سے اندر چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا

☆.... روزہ میں بیوی سے دل لگی کرنا مکروہ ہے جب کہ جماع یا انزال کا خوف ہو۔

☆.... ہر ایسا کام جس سے اس قدر ضعف کا اندیشہ ہو کہ روزہ توڑنا پڑ جائے مکروہ ہے۔

☆.... روزہ کی حالت میں ہر گناہ کا کام خواہ قولی ہو یا فعلی؛ روزہ کو مکروہ بنا دیتا ہے۔

☆.... ناک میں پانی چڑھانے اور کلی کرنے میں مبالغہ کرنے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

وہ اعذار جن کی وجہ سے روزہ توڑ دینا جائز ہے:

☆.... اچانک کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو جان خطرہ میں پڑ جائے گی، یا اچانک ایسا بیمار پڑ جائے کہ اگر روزہ نہ توڑے گا تو جان پر بن جائے گی یا بیماری بڑھ جائے گی تو روزہ توڑ دینا جائز ہے، البتہ صحت یاب ہونے کے بعد قضا کرنا لازم ہوگا۔ جیسے: اچانک پیٹ میں ایسا درد اٹھا کہ بے تاب ہو گیا، یا کسی زہریلے سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا تو دوائی پی لینا اور روزہ توڑ دینا درست ہے، البتہ ایسی صورت میں اگر انجکشن سے علاج کرنا ممکن ہو تو ایسی صورت میں حتی الوسع روزہ توڑنے سے بچا جائے، اور انجکشن سے علاج کروایا جائے۔

☆.... حاملہ عورت کو اگر کوئی ایسی بات پیش آگئی کہ اس کی وجہ سے اپنی جان کا یا بچہ کی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا تو اس عورت کے لیے روزہ توڑ دینا درست ہے، بعد میں یہ بھی اس روزے کی قضا کرے گی۔

☆.... اگر دودھ پلانے والی عورت کو

اندیشہ ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے شیر خوار بچہ ہلاک ہوجائے گا یا عورت بوجہ ضعف کے ہلاک ہوجائے گی، تو اس صورت میں رمضان میں روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضاء کرلے۔

☆…کسی عمل کی وجہ سے بے حد بھوک یا پیاس لگ گئی اور اتنا بے تاب ہوگیا کہ اب جان کا خوف ہے تو روزہ توڑ دینا درست ہے لیکن اگر خود قصداً اس نے اتنا کام کیا جس کی وجہ سے ایسی حالت ہوگئی تو گنہگار ہوگا۔

وہ کام جن کے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

بھول کر کھانے، پینے اور بیوی سے صحبت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆… روزے کی حالت میں خون ٹیسٹ کرانے سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

☆… دل کے امراض میں جو گولی زبان کے نیچے رکھی جاتی ہے اور وہ وہیں جذب ہوکر ختم ہوجاتی ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن اگر اس گولی کے اجزاء لعاب کے ساتھ مل کر حلق کے راستہ سے اندر چلے جائیں تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆… اگر روزہ کے دوران انجکشن لگوایا، تو اس سے روزہ پر کوئی فرق نہیں پڑا (لیکن اگر ایسا انجکشن ہو کہ دوا براہِ راست دماغ یا معدہ تک پہنچتی ہو تو روزہ ٹوٹ جائے گا)۔

☆… روزے کی حالت میں گلوکوز چڑھوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا؛ لیکن بلا عذر ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

☆…روزہ کی حالت میں ڈائلیسس (گردہ کی دھلائی کے) عمل سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆…روزہ میں اگر مصنوعی آکسیجن کے ذریعہ سانس لیا جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا؛ کیوں کہ آکسیجن محض ایک صاف ستھری ہوا ہے۔

☆…بعض ہومیوپیتھک دوائیں صرف سونگھی جاتی ہیں، ان کو کھایا پیا نہیں جاتا، اور سونگھنے کے ساتھ ان کا کوئی جزء بدن کے اندر منتقل نہیں ہوتا؛ لہٰذا ایسی دواؤں کے سونگھنے سے یا خارجی استعمال سے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

☆…اگر معدے وغیرہ کے ٹیسٹ کے لیے حلق یا ناک کے راستہ سے دوربین والی نلکی ڈالی گئی جس میں کوئی دواء یا چکناہٹ شامل تھی تو اس کے اندر داخل ہونے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆…حلق میں مکھی وغیرہ چلے جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆…خود بخود قے (الٹی) آجانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، چاہے تھوڑی آئے یا زیادہ۔

☆…تھوڑی سی قے آئی پھر خود ہی حلق میں لوٹ گئی یا قصداً اسے نگل لیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا؛ البتہ اگر منہ بھر کر قے ہوئی تھی تو اسے قصداً لوٹانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆…دانت سے خون نکل کر منہ میں ہی رہا اور تھوک دیا، یعنی: پیٹ میں نہیں گیا تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆…حالتِ جنابت میں سحری کھانے کے بعد صبح صادق کے بعد غسل کرنے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

☆…اگر کوئی غذا چنے کی مقدار سے کم دانت میں پھنسی رہ جائے پھر منہ سے نکالے بغیر اسے نگل گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

نوٹ:… اگر دانت سے غذا نکال کر ہاتھ میں لی، پھر اسے منہ میں لے کر نگل لیا تو روزہ یقیناً ٹوٹ جائے گا۔

☆…گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا بلا کراہت درست ہے، اگرچہ پانی کی ٹھنڈک بدن کے اندر تک پہنچ رہی ہو۔

☆…کلی کرنے کے بعد منہ میں پانی کی جو تری رہ جاتی ہے اس کو تھوک کے ساتھ نگلنے سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

☆… آنسو یا چہرہ کا پسینہ ایک دو قطرہ بلا اختیار حلق میں چلا جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

☆… کان سے میل نکالنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، خواہ کتنی ہی بار کان میں سلائی ڈالی جائے۔

☆…اگر سحری میں پان کھایا اور پھر خوب کلی، یا غرغرہ وغیرہ کرکے منہ اچھی طرح صاف کرلیا؛ لیکن منہ سے تھوک کی سرخی ختم نہیں ہوئی، تو روزے کی حالت میں اس میں کچھ حرج نہیں، اگر اس سرخی کے اثرات تھوک کے ساتھ پیٹ میں چلے جائیں تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆… ناک کو اتنی زور سے سڑک لیا کہ حلق میں چلی گئی تو اس کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆…روزہ میں خشک یا تر مسواک کرنا بلا کراہت جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں، اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کی حالت میں مسواک کرنا ثابت ہے۔

☆....روزہ کی حالت میں آنکھ میں سرمہ لگانا جائز ہے۔

☆....روزہ کی حالت میں ضرورت کے وقت آنکھ میں دوا ڈالنا جائز ہے،اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا،اگرچہ دوا کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔

☆....روزہ کی حالت میں عطر یا پھول وغیرہ کی خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆....نزلہ وغیرہ کے وقت جو کس لگائی جاتی ہے،اس کے استعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆....روزہ کے دوران سر یا بدن پر تیل لگانا مباح ہے، اس سے روزہ میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

☆....روزہ کی حالت میں اگر بلا اختیار گرد وغبار حلق میں داخل ہو جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆....اگر روزہ دار ایسی جگہ چلا جائے جہاں دھواں پھیلا ہوا ہو اور وہ دھواں اس کے قصد وارادہ کے بغیر اس کے منہ میں داخل ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہ ہوگا۔

☆....اگر روزہ دار کے کان میں غسل کرتے ہوئے یا بارش میں بھیگتے ہوئے یا دریا میں نہاتے ہوئے بلا اختیار کان میں پانی چلا جائے تو اس سے بالاتفاق روزہ فاسد نہ ہوگا۔

☆....احتلام ہو جانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆....اگر کسی شخص نے روزہ کی حالت میں بیوی سے جماع کا تصور کیا اور اسی وجہ سے انزال ہو گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔

☆....محض کسی عورت یا تصویر کو دیکھ کر اگر انزال ہو جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا،(تاہم بدنظری بہرحال گناہ ہے)۔

☆....روزہ کی حالت میں مذی نکلنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

مفسدات،قضاو کفارہ کے احکام

روزے کی تکمیل میں سے یہ بات ہے کہ ہمارا روزہ اُن تمام کاموں سے خالی ہو جس کی وجہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، پھر ایسے کاموں کی دو قسمیں ہیں،ایک وہ جن کی وجہ سے صرف قضاء لازم ہوتی ہے اور دوسری قسم کے وہ کام ہیں جن کی وجہ سے قضاء اور کفارہ یعنی: اکسٹھ روزے[1+60] لازم ہوتے ہیں،ذیل میں دونوں کی تفصیل تحریر کی جاتی ہے:

وہ چیزیں جن سے قضاء اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں:

جان بوجھ کر کوئی ایسی چیز کھا یا پی لی جائے جو دوا یا غذا کے طور پر استعمال ہوتی ہو، یعنی: اُس کے استعمال سے کسی قسم کا جسمانی نفع یا لذّت حاصل ہوتی ہو، نیز اُس کے استعمال سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت نہ کرتی ہو اگرچہ وہ بہت ہی تھوڑی ہو،حتیٰ کہ ایک تل کے برابر بھی ہو تو اُس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاو کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔

☆.... بیوی سے صحبت کرنے سے بھی روزہ فاسد ہو جاتا ہے، چاہے انزال ہوا ہو یا نہ، اِس سے قضاء وکفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں۔

☆....لواطت کا بھی یہی حکم ہے۔ان سے متعلق جو بھی صورت (اللہ نہ کرے کہ) پیش آجائے،اس کا حکم مفتیانِ کرام سے معلوم کر لیا جائے۔

وہ چیزیں جن سے صرف قضاء لازم ہوتی ہے:

☆....غلطی سے (نہ کہ بھولے سے) کوئی چیز منہ میں گئی اور کھا پی لے(جیسے:وضو یا غسل کرتے ہوئے پانی منہ میں گیا اور اس نے نگل لیا)۔

☆....کوئی زبردستی پانی پلا دے یا حلق میں کوئی چیز ڈال دے۔

☆....کسی اَز حد مجبوری، بیماری وغیرہ کی وجہ سے کچھ کھا پی لے۔

☆....کوئی ایسی چیز کھا لینا جس کو غذا یا دوا کے طور پر نہ کھایا جاتا ہو،(جیسے: منہ سے خون نکلا اور اس کو نگل لیا،آنکھ سے آنسو نکل کر منہ میں چلے گئے)۔

☆....کسی چیز کو عام مروجہ طریقے کے خلاف استعمال کرنا، (جیسے: کچے چاول کھا لینا، یا خشک آٹا پھانک لینا)۔

☆....منہ کے علاوہ کسی اور راستے سے کوئی چیز پیٹ میں لے جانا،(جیسے: ناک کے راستے کوئی دوا اندر لے جانا،یا حقنہ کروانا)۔

☆....زبردستی جماع کر لینا،یعنی: جس سے زبردستی جماع کیا گیا اس پر صرف قضاء لازم ہوگی،اور جو جماع کرنے والا مرد ہے اس پر قضاء وکفارہ دونوں لازم ہوں گے۔

☆....جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کرنا، (ڈاکٹر مریض سے قے کروائے تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے)۔

☆.... جہاں روزہ ٹوٹنے میں شک ہو، اگرچہ حقیقت میں روزہ نہ ٹوٹا ہو تو عمداً کھانے پینے سے صرف قضا لازم ہو گی، کفارہ نہیں،

(مثلاً: کسی کو احتلام ہوا اس نے سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے اور اس نے کچھ کھاپی لیا تو اس سے بھی صرف قضا لازم ہوگی)۔

متفرق مسائل:

نوٹ: یہ سب مسائل بطور نمونہ لکھے گئے ہیں، پیش آمدہ مسائل کا حل مفتیان کرام کو بتا کر دریافت کرلیا جائے۔

☆....اگر کسی کا روزہ اتفاقاً ٹوٹ گیا ہو تو بقیہ سارا دن اُسے بغیر کھائے پیئے رہنا واجب ہے۔

☆....اگر کوئی اپنی سستی یا کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکا تو اسے لوگوں کے سامنے کھانا پینا جائز نہیں ہے، یہ دہرا گناہ ہوگا۔

☆....روزہ کی حالت میں آنکھ میں دوائی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن جدید میڈیکل سائنس کی تحقیق کے مطابق آنکھ میں ڈالی گئی دوائی کا ذائقہ چوں کہ حلق میں محسوس ہوتا ہے، اس لیے احتیاط کے پیش نظر روزے کی حالت میں (بغیر کسی مجبوری کے) آنکھ میں دوائی ڈالنے سے پرہیز کرنا چاہیے۔

☆....روزہ کی حالت میں کان میں دوا ڈالنے یا پانی چلا جانے سے قدیم فقہاء کرام کے قول کے مطابق روزہ فاسد ہوجاتا ہے، اور اسی قول کو اختیار کرنے میں احتیاط ہے، البتہ جدید تحقیقات کی روشنی میں اگر تو کان کا پردہ پھٹا ہوا ہو اور دوا یا پانی حلق تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد ہوگا، بصورتِ دیگر کان میں پانی، دوا یا تیل چلا جانے کی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

☆....ناک میں دوائی یا تیل ڈالنے، پانی کی بھاپ لینے، یا دمے کے مریض کا انہیلر کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆....روزہ کی حالت میں منہ میں بلا عذر دوائی لگانا مکروہ ہے اور اگر کسی نے منہ میں دوائی لگائی اور وہ تھوک میں مل کر حلق میں چلی گئی تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

شیخ فانی سے متعلق مسائل:

☆....شیخ فانی ایک فقہی اصطلاح ہے، جو ایسے بوڑھے مرد یا بوڑھی عورت کے لیے استعمال ہوتی ہے جو عمر کے ایسے حصے میں پہنچ گئے ہوں کہ روز بروز اُن کی کمزوری میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہو، ایسا شخص جب روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہو، نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہو کہ وہ روزہ رکھ سکے تو اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزے کے بدلے فدیہ دینے کا حکم ہے۔

☆....اگر کوئی شیخ فانی گرمیوں میں گرمی کی شدت کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر سردیوں میں روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہے اس کے لیے ماہِ رمضان کے روزے نہ رکھنا اور اُن روزوں کی سردیوں میں قضاء کرنا لازم ہے، اِس صورت میں روزوں کا فدیہ قابلِ قبول نہیں ہوگا۔

☆....اگر کوئی شیخ فانی روزے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور اُس نے اپنے روزوں کا فدیہ ادا کردیا، لیکن عرصہ گزرنے کے بعد اُس کی طاقت بحال ہوگئی تو اب اس کا فدیہ صدقہ شمار ہوگا اور اُس پر اپنے قضا شدہ روزوں کی قضا کرنا لازم ہوگا۔

روزے کے فدیہ سے متعلق کچھ تفصیل:

☆....ایک روزے کا فدیہ: ایک صدقہ فطر کے برابر ہے، جس کی کم از کم مقدار: پونے دو کلو گندم یا اُس کی قیمت ہے، جو کسی مستحق زکوٰۃ غریب کو مالک بنا کر دینا لازم ہے۔ (گندم کی قیمت ہر علاقے والے اپنے ہاں معلوم کر کے حساب کرلیں۔)

☆....فدیہ صرف اُس صورت میں دیا جاسکتا ہے جب یہ یقین ہوجائے کہ روزہ رکھنے کی نہ اب طاقت ہے اور نہ آئندہ طاقت بحال ہونے کی کوئی اُمید ہے۔

☆....انسان کے ذمے اگر قضا روزے ہوں تو اس پر واجب ہے کہ وہ اپنے ورثا کو اُن روزوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کرے۔

☆....اگر انسان وصیت نہیں کرتا تو اُس کے روزوں کا فدیہ اُس کے ورثا خود سے بھی ادا کرسکتے ہیں اور میت کی طرف سے روزوں کا فدیہ ادا کرنا میت کے حقوق میں سے ایک حق بھی ہے۔

روزے کے کفارہ سے متعلق کچھ تفصیل:

☆.... کفارہ صرف رمضان کا روزہ توڑنے پر لازم آتا ہے، نفل یا قضا روزہ توڑنے کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا، اس کی صرف قضا لازم ہوتی ہے۔

☆....روزے کا کفارہ یہ ہے کہ دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے، یا روزے رکھنے کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلائے، یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کے مقدار غلہ، یا اس کی قیمت دے۔

☆.... اگر میاں بیوی نے روزہ کی حالت میں صحبت کی تو دونوں پر الگ الگ ”قضاء و کفارہ“ لازم ہوگا۔☆☆☆

مدارس رجسٹریشن کا تاریخی پس منظر اور
مدارس کی بنیادی روح

خطاب:..... حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم (۱۳ اور آخری قسط)
ضبط وترتیب:.... مولانا راشد حسین صاحب

طالب علم کو علمی، عملی اور فکری لحاظ سے تیار ہونے کی ضرورت:

میرے بھائیو! ہماری اصل روح یہ ہے، اسے برقرار رکھو۔آپ کو میں نے سب کچھ بتا تو دیا،لیکن اس بحث میں مت پڑو،اپنے کام میں لگے رہو، پڑھنے میں، محنت کرنے میں اپنی جان لگاؤ اور اس میں مصروف رہو۔ الحمدللہ! مدرسوں کے چوکیدار بیٹھے ہیں۔ وہ اپنا کام کر رہے ہیں۔اس لیے اطمینان سے اور محنت سے اپنے کام میں لگے رہو،اپنے اسباق صحیح طریقے سے پڑھو، حاضری وقت پر دو، اور مطالعے اور تکرار کا اہتمام کرو،اب ویسے بھی سالانہ امتحان کا زمانہ آنے والا ہے، دنیا سے آنکھیں بند کر کے اطمینان کے ساتھ اپنے کام میں لگے رہو، اور اپنی زندگی کو اسی کام کے لیے وقف کردو۔

یہ سمجھو کہ جہاد کر رہے ہو، یہ تعلیم میں مشغول رہنا ایک جہاد ہے، جہاد اس لیے ہے کہ اس وقت طاغوتی طاقتیں عالمِ اسلام کے اوپر ہر طرف سے حملہ آور ہیں؛ ہتھیار سے بھی، افکار سے بھی، اپنے فلسفوں کے ذریعے بھی،اپنی تہذیب کے ذریعے بھی، ہر طرح سے حملہ آور ہیں۔ہمیں اس حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے؛ علمی اعتبار سے بھی تیار کرنا ہے،اور فکری اعتبار سے بھی تیار کرنا ہے، اور وہ اسی وقت ہوگا جب آپ لوگ اپنی تعلیم پر پوری توجہ دیں گے، فضول کاموں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھیں گے، اتباعِ سنت کا اہتمام کریں گے،نماز باجماعت کا اہتمام کریں گے۔

میں آپ سے بار بار کہتا رہتا ہوں کہ نماز باجماعت کا اہتمام کیا کریں،اگر نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کریں گے تو برکت کیسے آئے گی؟ حضرت فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص نماز کو ضائع کرے اس کے سارے کام ضائع ہیں، بیکار ہیں۔ اس لیے نمازوں کا اہتمام کرو اور اپنے اساتذہ کرام کی ہدایات کے مطابق زندگی گزارو،اتباعِ سنت کو اپناؤ،اتباعِ سنت میں ہی ساری صلاح اور فلاح ہے،اتباعِ سنت ہی سارا دین ہے، اتباعِ سنت ہی درحقیقت ہماری کامیابی کا راز ہے،لہٰذا اس کو مضبوطی سے تھامو۔

طالب علم کے لئے ذکر اللہ اور دعاؤں کی ضرورت واہمیت:

اس کے ساتھ ساتھ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔ دیکھو اللہ کے ذکر میں بڑی طاقت ہے۔سبق پڑھنے جا رہے ہو تو راستے میں وقت بیکار گزر رہا ہے،اس وقت میں اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رکھو۔ سُبحانَ اللّٰہِ والحمدُ للّٰہِ ولا إلٰہَ إلّا اللّٰہُ واللّٰہُ أکبرُ، ولا حولَ ولا قوّةَ إلّا باللّٰہِ، پڑھو، درود شریف پڑھو۔سبق کو جاتے ہوئے اگر کوئی ذکر زبان پر ہو تو اس میں کیا مشکل ہے؟ سبق کے لئے جاتے وقت ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے جاؤ کہ:

”یا اللہ! میں سبق پڑھنے جا رہا ہوں، اپنی رحمت سے مجھے صحیح طریقے سے سمجھا بھی دیجیے، میرے ذہن میں بھی بٹھا دیجیے، مجھے یاد رکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائیے، اور اس پر عمل کی بھی توفیق عطا فرمائیے۔“

یہ کہتے ہوئے جاؤ، ذکر کرو، اللہ سے رابطہ قائم کرو، اللہ سے رجوع کرو اور اس سے مانگتے رہو۔ مانگتے مانگتے جاؤ، پھر دیکھو، کیا برکات نازل ہوتی ہیں ان شاء اللہ۔یہ ذکر بڑی زبردست چیز ہے،حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر کتنا ہی بے دھیانی سے ہو،لیکن یہ اپنے فائدے سے خالی نہیں ہوتا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ کو اہلِ ایمان کی نشانی قرار دیا ہے۔

”اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ“۔

جو اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

(باقی صفحہ 26 پر)

زکوٰۃ: اہمیت اور آداب

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

انسانی معاشرے میں کچھ لوگوں کا دولت مند اور کچھ کا غریب وضرورت مند ہونا نظامِ قدرت اور تقاضۂ فطرت ہے؛ اس لئے ہر سماج کی ضرورت ہے کہ اس کے خوش حال اور اصحاب ثروت اپنے ضرورت مند اور غریب بھائیوں کی مدد اور ان کی ضروریات کی تکمیل کے لئے اپنی دولت کا کچھ حصہ اسی مقصد کے لئے نکالیں؛ اسی لئے پہلے آسمانی مذاہب میں بھی زکوٰۃ وصدقات کا حکم فرمایا گیا، قرآن مجید کا بیان ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی اپنے اہل وعیال کو زکوٰۃ دینے کا حکم فرمایا کرتے تھے: كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (مریم:۵۵) بنی اسرائیل سے خدا نے جن باتوں کا عہد لیا تھا ان میں نماز کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا ادا کرنا بھی تھا، (بقرہ:۳) حضرت مسیح نے بھی اعلان فرمایا کہ مجھے زندگی بھر اقامتِ صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کی ہدایت کی گئی ہے: ''وَاَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا'' (مریم:۳۱)

ہر چند کہ بائبل میں انسانی ہاتھوں اور دماغوں نے بہت کچھ تحریف کی ہے؛ لیکن اب بھی اس میں کہیں مبہم اور کہیں واضح ہدایت صدقہ وانفاق کی ملتی ہے، تورات غلہ اور جانور دونوں میں دسواں حصہ واجب قرار دیتا ہے:

اور زمین کی پیداوار کی مساوی دہ یکی (دسویں حصہ) خواہ وہ زمین کے بیج کی یا درخت کے پھل کی ہو، خداوندی کی ہے اور خداوند کے لئے پاک ہے اور گائے، بیل اور بھیڑ، بکری یا جو جانور چرواہے کی لاٹھی کے نیچے سے گزرتا ہو، ان کی دہ یکی یعنی دس پیچھے ایک ایک جانور خداوند کے لئے پاک ٹھہرے۔ (احبار:۲۷/۳۰)

فی کس آدھا مثقال اس کے علاوہ ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو ہدایات دی گئیں، ان میں ایک یہ بھی تھی کہ:

دولت مند نیم مثقال سے زیادہ نہ دے اور نہ غریب اس سے کم دے، (خروج:۳۰/۱۵)

دوسرے مذاہب میں بھی نذر، قربانی اور دان کا تصور موجود ہے، غرض انسانی خدمت، غریبوں کی مدد اور حاجت مندوں کی حاجت روائی، مذاہب عالم اور انسانی فطرتِ سلیمہ کا ایک مشترک ورثہ ہے، جسے اسلام نے نہ صرف باقی رکھا؛ بلکہ اس کو خدا کی بندگی کا اہم درجہ بنا دیا اور اس کی اہمیت میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ انسانیت کو اس کا ایک مرتب نظام عطا فرمایا۔

اسلامی تعلیمات کا اولین اور مستند ترین سرچشمہ قرآن مجید ہے، قرآن مجید نے زکوٰۃ کو جو اہمیت دی ہے، اس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس نے بیس مقامات پر زکوٰۃ کو اسلام کے رُکن اول نماز کے دوش بدوش ذکر کیا ہے، بتیس مقامات پر صریحاً زکوٰۃ کا اور پندرہ مقامات پر صدقہ کا ذکر آیا ہے، مختلف سیاق میں رحمتِ خداوندی کا حق دار ہونے کے لئے ایمان وتقویٰ کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کو بھی شرط قرار دیا گیا، (اعراف:۱۶۵) اور فرمایا گیا کہ زکوٰۃ تمہارے مال میں کمی کا سبب نہیں؛ بلکہ برکت و اضافہ کا باعث ہے:

''وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ'' (روم:۳۹)

آخرت میں اس کا جو ثواب ہے، اس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال اس بوئے گئے دانے کی ہے، جس میں سات بالیاں نکل آئیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں، اللہ جس کے لئے چاہتے ہیں، دو چند کر دیتے ہیں اور وہ وسعت والے اور علم والے ہیں۔ (بقرہ:۲۶۱)

جو لوگ زکوٰۃ ادا نہ کریں اور غریبوں کے اس حق سے پہلو تہی برتیں، ان کے لئے اسی درجہ عبرتناک سزا ہے:

جس دن سونا چاندی دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے گا، پھر اس سے پیشانیاں، پہلو اور پشت داغے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہی مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، اب

اس مال کا مزا چکھو۔ (توبہ:۲۶۱)

کہیں فرمایا گیا کہ اس مال کا طوق عذاب بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا، (آل عمران:۱۸۰) واقعہ ہے کہ اعمالِ صالحہ میں نماز کے بعد جس تاکید واہتمام اور کثرت وتکرار کے ساتھ قرآن مجید نے زکوٰۃ وصدقات، انفاق، انسان کی مدد، یتیموں اور حاجت مندوں کے ساتھ حسن سلوک کا ذکر کیا ہے، کسی اور عمل پر اس اہمیت کے ساتھ زور نہیں دیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کو ارکان اسلام میں نماز کے بعد درجہ دیا ہے اور بعض اوقات آپ ﷺ نے جن باتوں پر بیعت لی، ان میں زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمادیا، (بخاری، کتاب الزکوٰۃ:۱/۱۸۸)

> رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کو ارکان اسلام میں نماز کے بعد درجہ دیا ہے اور بعض اوقات آپ ﷺ نے جن باتوں پر بیعت لی، ان میں زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمادیا۔ (بخاری، کتاب الزکوٰۃ:۱/۱۸۸)

آخرت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر آپ ﷺ کی جو وعیدیں ہیں، وہ نہایت لرزا دینے والی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہوگی، وہ زہریلے سانپ کی صورت اختیار کر کے گلے کا طوق بن جائے گا اور ڈستا رہے گا، (بخاری، کتاب الزکوٰۃ:۱/۱۸۸) جن جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہوگی، وہ اس کے جسم کو روندیں گے (حوالہ سابق)، دو خواتین خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں، جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کی زکوٰۃ ادا کردی ہے؟ انھوں نے نفی میں جواب دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو یہ پسند ہے کہ آگ کے کنگن تم کو پہنائے جائیں؟ اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ہدایت فرمائی۔ (ترمذی:۱/۱۳۸، باب ماجاء فی زکوٰۃ الحلی)

اس کے علاوہ آپ ﷺ نے دنیا میں بھی زکوٰۃ ادا کرنے پر خوشخبری اور نہ ادا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ کا ذکر فرمایا ہے، فرمایا کہ صدقہ سوء خاتمہ سے بچاتا ہے، (ترمذی:۱/۱۴۴) عمر میں اضافہ کرتا ہے، (الترغیب والترہیب:۱۶۱) ستر مصیبتوں کے دروازے بند کرتا ہے، (حوالہ سابق) بلائیں صدقہ کی وجہ سے نہیں آتی ہیں: **فان البلاء لا یتخطاھا** (مشکوٰۃ المصابیح:۱/۱۶۷)

جس مال کی زکوٰۃ نہ ادا کی جائے، تو مال زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ اصل مال بھی ہلاک وضائع ہو جاتا ہے، جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی، اس پر اللہ کی طرف سے قحط کا عذاب آتا ہے، دنیا میں انسان کی بداعمالیوں کا اس پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟ حضرت ابن عمرؓ نے اس سلسلہ میں حضور ﷺ کی اثر انگیز روایت نقل کی ہے، فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جماعت مہاجرین! پانچ گناہ ہیں کہ جب تم ان میں مبتلاء ہوجاؤ گے، (مصیبتوں میں پڑو گے) اور میں اس بات سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں، کہ تم ان گناہوں میں مبتلا ہو، جس قوم میں کھلے عام بدکاریاں ہونے لگیں، ان میں طاعون اور ایسی تکلیف دہ بیماریاں پیدا ہوں گی، جو پہلے کے لوگوں میں نہیں ہوئیں، ناپ تول میں کمی کریں گے تو قحط، تنگ حالی اور حکمرانوں کا جور وظلم ان پر ہوگا، جو زکوٰۃ ادا نہ کریں گے بارش سے محروم کر دیئے جائیں گے اور (اس بستی میں) جانور نہ ہوں تو شاید ان پر بالکل ہی بارش نہ ہو، خدا اور رسول کے پیمان کو توڑیں گے، تو دشمنوں کو جو کفار ہوں گے، ان پر مسلط کردے گا اور وہ ان کے قبضہ سے بعض چیزیں چھین لیں گے اور مسلمانوں کے جو حکمراں قرآن مجید کے مطابق فیصلہ نہ کریں گے اور احکامِ الٰہی کو ترجیح نہ دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی قوت کو باہم ہی ٹکرادے گا۔

(ابن ماجہ، عن ابن عمر:۲/۲۹۰، باب العقوبات)

غور کیا جائے تو آج اس حدیث کی تصدیق چشم سر سے دیکھی جاسکتی ہے، اقوام مغرب میں بدکاریاں، ایسے امراض کا وجود کہ جن سے کان ودل یکسر نا آشنا تھے، حکمرانوں کا ظلم وجور، قحط وخشک سالی، مسلمانوں پر ان کے دشمنوں کا غلبہ وتسلط اور باہم آویزشیں، یہ ساری حقیقتیں دوپہر کی دھوپ کی طرح سامنے ہیں! اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشی تنگ حالی اور درماندگی کا ایک اہم سبب اس اُمت کا فریضۂ زکوٰۃ سے غفلت و بے اعتنائی ہے۔

غور کیجئے تو مذاہب کی تعلیم کا خلاصہ اللہ سے تعلق اور محبت ہے، راہبوں کی رہبانیت اور گھٹنوں کے بل قیام، مندروں میں بتوں کے سامنے سجود ونیاز، آتش کدوں میں آتش اعتقاد کو سلگانا اور مسلسل روشن رکھنا، ان سب کا اپنے

اپنے خیال وعقیدہ کے مطابق خدا سے تعلق کے اظہار کے سوا اور کیا ہے؟ اسلام نے اس مقصد کے لئے نماز کا نہایت پاکیزہ اور اثر انگیز عمل رکھا، جس میں زبان اور آنکھیں ہاتھ اور پاؤں اور جسم کا ایک ایک حصہ خدا کی بارگاہ میں حاضر اور متوجہ رہتا ہے، عجز وفروتنی کی انتہا یہ ہے کہ انسان اپنی پیشانی تک خاک پر رکھ دیتا ہے۔

لیکن تعلق مع اللہ اسی وقت اوج کمال کو پہنچ سکتا ہے، جب کہ غیر اللہ سے بے تعلقی کا اظہار ہو، دنیا میں جو چیز سب سے زیادہ دامن نفس کو کھینچتی اور اپنا فریفتہ کرتی ہے، وہ مال و دولت ہے، اس کی حرص اول خدا سے بے توجہ کرتی ہے، پھر دولت و ثروت کا نشہ دل ودماغ پر چڑھتا ہے اور کبر و غرور انگڑائیاں لینے لگتا ہے، یہی ''کبر'' دین و اخلاق کے لئے سم قاتل ہے، اس سے خودغرضی پیدا ہوتی ہے، ایثار کا جذبہ مفقود ہوتا ہے، لوگوں کے حقوق کو وہ ڈھکوسلہ سمجھنے لگتا ہے، اپنی دولت خود اپنے قوت بازو کا ثمرہ ہونے کا خیال جڑ پکڑتا ہے۔

''زکوٰۃ'' اسی مال کی محبت کو کم کرتا ہے، ''نماز'' خدا سے تعلق کا سامان تھا اور ''زکوٰۃ'' غیر اللہ سے بے تعلقی کا عنوان ہے، اسی کو ''تزکیہ'' کہا جاتا ہے، اس سے تواضع کا اظہار ہوتا ہے، ایثار کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، زکوٰۃ کا عمل بندہ کے اس یقین کو ظاہر کرتا ہے کہ جو کچھ ہے، خدا کا عطیہ ہے، اس میں خود اس کی قوت وقدرت کو دخل نہیں، یہ اس بات کا اقرار ہے کہ خدا کی خوشنودی کی قربان گاہ پر وہ دولت دنیا کو قربان کرنے کے لئے تیار ہے، یہ ایمان کی تازگی ہے، دولت دنیا کی تطہیر ہے عقیدہ اور باطن کی صفائی ہے اور اعمال کی پاکی ہے، اس لئے اس کا نام ہی ''زکوٰۃ'' رکھا گیا، جس کے معنی ہی پاکی کے ہیں، قرآن نے زکوٰۃ میں پائے جانے والی تربیت اخلاق اور تزکیہ باطن کی خاص صلاحیت کی طرف ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ (توبہ:۱۰۳) ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے، اس کے ذریعہ آپ انھیں پاک وصاف کردیں گے۔

یہ تو زکوٰۃ کا اخلاقی اور روحانی پہلو ہے، اس کے مادی اور معاشی فوائد ظاہر ہیں، کوئی بھی سماج دولت منداور غریب طبقہ سے خالی نہیں ہو سکتا، زکوٰۃ سماج کے غریب طبقہ کو تحفظ وضمانت عطا کرتا ہے، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب فرمایا ہے کہ اگر تمام لوگ زکوٰۃ ادا کرو تو کسی کو غذا اور لباس سے محروم ہونا نہ پڑے:

اللہ نے اہل دولت پر جو زکوٰۃ فرض کی ہے، وہ اتنی مقدار ہے کہ فقراء کے لئے کافی ہو جائے، اگر یہ بھوکے، بے لباس اور پریشان رہیں تو یہ اغنیاء کے فریضۂ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو حق ہے کہ وہ قیامت کے دن ان کا محاسبہ کریں اور ان کو اس پر عذاب دیں۔ (سنن کبریٰ للبیہقی، حدیث نمبر:۱۳۲۰۶)

> اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معاشی تنگ حالی اور درماندگی کا ایک اہم سبب اس اُمت کا فریضۂ زکوٰۃ سے غفلت وبے اعتنائی ہے۔

یقین ہے کہ اگر دولت کے اعتبار سے تین درجات کئے جائیں، ایک وہ لوگ جن پر زکوٰۃ واجب ہے، دوسرے وہ جو زکوٰۃ کے حقدار ہیں، پھر ان لوگوں کی دولت اور اس کی شرح زکوٰۃ کا حساب کیا جائے جن پر زکوٰۃ واجب ہے اور ان لوگوں کی غربت کو ملحوظ رکھ کر ان کی ضروریات کا حساب لگایا جائے، تو ضرور زکوٰۃ تمام غرباء کی ضرورت پوری کردے گی، کاش! اعداد وشمار کی مدد سے اس کی تحقیق کی جائے تو انشاء اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشینگوئی ایمان وعقیدہ کی آنکھوں سے نہیں؛ بلکہ سر کی آنکھوں سے دیکھی جاسکے گی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کا خود اہل ثروت کو یہ فائدہ ہوگا کہ غرباء طبقہ جس کی محنت اور جفاکشی ہی ہر چراغ عیش میں شعلہ زن ہے، اور جن کے دم سے ہی عشرت کدۂ حیات کی ساری بہار قائم ہے، میں ان کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا نہیں ہوں گے اور وہ ان کو اپنا ہمدرد وبہی خواہ سمجھیں گے، مغربی سرمایہ داری میں زکوٰۃ کے لئے تو کیا جگہ ہوتی؟ سود نے غرباء اور مزدوروں کی کمر توڑ رکھی ہے، یہ سود اس محتاج ومحنت کش طبقہ میں اہل دولت کے خلاف مخالف جذبات کو جنم دیتا ہے اور بھڑکاتا ہے، کمیونسٹ تحریک اسی ردعمل میں پیدا ہوئی، اسلام نے زکوٰۃ کے ذریعہ اس کا علاج کیا ہے اور دولت وغربت میں توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔☆☆☆

امام الہدیٰ حضرت مولانا عبید اللہ انور رحمۃ اللہ علیہ

پیر طریقت حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ نور اللہ مرقدہ

اسٹیشن سے گاڑی روانہ ہونے والی تھی۔ لوگ مصافحہ کر رہے ہیں۔ آپ سیٹ پر تشریف فرما ہیں۔ سب سے آخر میں بندہ نے مصافحہ کیا۔ دعا کی درخواست کی۔ حضرت دعا فرمائیں۔ اللہ پاک احساس کمتری سے محفوظ رکھے۔ بندہ کی نگاہیں رُخِ انور کی طرف اٹھیں۔ آپ نے بھی نگاہ بھر کر دیکھا۔ کیسی نظر تھی؟ کیسی لذت حاصل ہوئی۔ کیسا کیف و سرور ملا کہ آج تک جب کبھی یہ واقعہ یاد آتا ہے۔ دل ٹھنڈک و مستی سے لبریز ہو جاتا ہے، اب بھی ایسا محسوس ہوا۔

بندہ کا قدوری کا سال تھا۔ حضرت امام الہدیٰؒ مرکزی جامع مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ماہانہ تشریف لایا کرتے تھے۔ ذکر و بیان ہوتا، ایک مرتبہ واپس جا رہے تھے تو یہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔ بحمدہ تعالیٰ زندہ مشائخ میں سب سے پہلے جن کی زیارت ہوئی اور ان کی محبت دل میں جاگزیں ہوئی، وہ سیدی و مرشدی جانشین شیخ التفسیر، امام الہدیٰ حضرت اقدس مولانا عبید اللہ انور قدس سرہ العزیز تھے، اور پھر مسلسل اس میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔

ایک دو بار ہمارے گاؤں ”کلویا“ (ٹوبہ ٹیک سنگھ) بھی تشریف لائے، حضرت کی صحبت میں بیٹھنے اور خدمت کرنے کا موقع بھی نصیب ہوا۔ ایک موقع پر ایک ہی تانگہ پر گاؤں ”کلویا“ سے ٹوبہ شہر حضرت کی معیت میں آنا ہوا، اس دوران محبت و معرفت سے معمور ملفوظات و نصائح سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

دوران طالب علمی بندہ نے حضرت جیؒ کو خط لکھا اور اپنی بے سمجھی سے پیار بھری شکایت بھی کی کہ آپ مرکزی جامع مسجد ٹوبہ میں تشریف لاتے ہیں، ہمارے مدرسہ میں نہیں آتے؟ خط لکھ کر بھول بھی گیا، اس کے کافی عرصہ کے بعد کی بات ہے کہ ایک دن بندہ جامعہ اسلامیہ محمد پورہ کی مسجد میں ”مختصر المعانی“ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت کھیتوں کے درمیان سے لالہ عبد الحمید پہلوان صاحب کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ خوشی کی انتہا نہ رہی، فوراً کھڑا ہو گیا۔ عقیدت و محبت کے ساتھ مصافحہ کیا، عرض کیا: اساتذہ کو بلاتا ہوں، فرمایا: جلدی جانا ہے، دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے، تشریف لے گئے۔ میں نے دوڑ لگائی مدرسہ کی طرف، بندہ کے استاذ محترم حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانی صاحب اور استاذ محترم حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ (یہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والے بزرگ نہیں ہیں، ان کے علاوہ ہیں) سے عرض کیا کہ حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ تشریف لائے تھے، دعا فرما کر چلے گئے ہیں۔ اب مرکزی مسجد میں بعد نماز مغرب حضرت کا بیان اور مجلس ذکر ہے۔ اتنی بات بتا کر میں نے دوڑ لگا دی، پیچھے سے اساتذۂ کرام آواز دیتے رہے! ٹھہر جا، اسیں وی جانا اے، تینوں کی ہو گیا۔ اب یاد نہیں کہ رکا تھا یا چلا گیا تھا۔ اس وقت بھی میرے ذہن میں بات نہیں آئی کہ میں نے خط لکھا ہے۔

> اللہ جل شانہ نے حضرتؒ کو کشفِ قبور اور کشفِ قلوب جیسی نعمتوں میں سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ دسیوں واقعات مستند حضرت کے مشہور ہیں۔ قبر کی طرف توجہ دے کر فرما دیا کرتے تھے صاحبِ قبر عذاب میں ہے یا راحت میں۔ قبر میں کوئی ہے بھی یا نہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ”الا رواح جنود مجندۃ فما تعارف منھا ائتلف وماتنا کرمنھا اختلف۔“ (مسلم)

ترجمہ: ”روحیں مجتمع جماعتیں تھیں جن کا

اس وقت (عالم ارواح میں) ایک دوسرے سے تعارف ہوا ان میں محبت ہوگئی اور جن کا تعارف نہیں ہوا ان میں اختلاف رہے گا۔‘‘

ہمارے حضرتؒ اپنے زمانہ کے کبار اولیائے کرام میں سے تھے بلکہ بعض اوصاف و کمالات میں آپ اپنے ہم عصروں کے درمیان امتیازی شان کے حامل تھے۔ آپؒ بلاشبہ شیخ التفسیر امام الاولیاء حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے سچے جانشین وخلف الرشید تھے، ولایت کی نسبت سے جو مدارج و مقامات حضرت لاہوریؒ کو حاصل تھے۔ آپ بھی ان کے امین تھے۔ البتہ آپ میں اخفائے حال کا بے حد غلبہ تھا۔ دراصل دو قسم کے اللہ تعالیٰ والے ہوتے ہیں۔ ایک طبقہ تو ان اولیائے کرام کا ہے جو اپنے کمالات، مکاشفات وغیرہ کو ظاہر کرنے پر منجانب اللہ مامور ہوتے ہیں، تاکہ لوگوں میں حق و باطل کی تمیز کرنی آسان ہو، کھرا کھوٹا ظاہر ہوجائے۔ دوسرا طبقہ ان مقربین بارگاہ والٰہی کا ہے جو فنائیت کے مقامِ اعلیٰ پر ہوتے ہیں، کہ اپنی نفی، عبدیت، تواضع، فروتنی میں ہی ان کا کمال پوشیدہ ہوتا ہے۔ وہ مامور بلااخفاء ہوتے ہیں۔ ہمارے حضرت امام الہدیٰؒ اسی دوسرے طبقہ کے کبار اولیائے عظام میں سے تھے۔

آپ کی مجلس میں شریک ہونے والے حضرات اب بھی کثرت سے موجود ہیں وہ گواہ ہیں کہ حضرت بلاتکلف طویل گفتگو فرماتے لیکن اس میں اپنی جانب سے کچھ بھی نہ ہوتا سب کچھ اپنے بڑوں کی جانب منسوب، ان سے ماثور پندونصائح اللہ والوں کی حکایات، اللہ والوں کی حکایات، اکابرین دیوبند کے واقعات، ان کے مجاہدانہ کارنامے، حضرت (لاہوریؒ) یوں فرماتے تھے، حضرت سندھیؒ نے یوں کہا۔ حضرت مولانا سیّد اصغر حسینؒ ایسے تھے۔ حضرت امروٹیؒ، حضرت دین پوریؒ وغیرہ یعنی پوری مجلس اکابرین کے تذکروں سے معمور ہوتی، اپنی طرف سے کچھ نہ ہوتا۔

ہمارے حضرت جیؒ نے سلوک کی ابتداً حضرت سندھیؒ کی ہدایت سے فرمائی۔ فرمایا کہ مجھے حضرت سندھیؒ (امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ) نے فرمایا: بیٹا! ذکر قلبی کا طریقہ اپنے ابا جی سے سیکھ لو اور اجازت لے کر یومیہ ایک گھنٹہ ذکر اللہ کا معمول بنالو کبھی کسی دجل و دجال کا اثر نہیں ہوگا۔ میں نے اجازت لے کر شروع کردیا ایک گھنٹہ ذکر کرتا اور بارہ گھنٹہ کرنے کو جی چاہتا۔ فرمایا: میرا دل بہت کمزور تھا، اندھیرے میں ڈر لگتا تھا، سانپ سے بہت ڈرتا تھا، ذکر قلبی کا یہ اثر ہوا کہ میرا دل بہت مضبوط ہو گیا، نہ سانپ کا ڈر رہا، نہ اندھیرے کا۔

حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کا اظہارِ حق:

ہمارے حضرت امام الہدیٰؒ نے فرمایا کہ حضرت (لاہوریؒ) فرمایا کرتے تھے کہ: اللہ والوں کے جوتوں کی خاک میں وہ موتی ملتے ہیں جو دنیا کے بادشاہوں کے تاجوں میں نہیں مل سکتے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ کے نام کی برکت سے اور توجہ دینے سے یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس چیز میں نور ہے یا ظلمت۔ یہ حلال ہے یا حرام اور یہ بھی کہ فلاں شخص کے دل میں ایمان ہے؟ کس درجے کا ہے اور اگر کفر ہے تو کس درجہ کا؟ ایک نعمت یہ بھی عطا فرمائی ہے کہ اگر کسی کافر کی شکل، صورت، لباس، وضع و قطع، مسلمان کی بنادی جائے تو میں بتلاسکتا ہوں ’’ھذا کافر حقا‘‘ اسی طرح اگر کسی مومن مسلمان کی وضع و قطع، شکل و شباہت کافر کی بنا دی جائے مثلاً داڑھی منڈوادیں، سر پر سکھوں والے کیس یا ہیٹ یا ہندوؤں کی چٹیا، تو میں ان شاء اللہ! صرف اس کی تصویر دیکھ کر خدا کے فضل و کرم اور اس کے نام کی برکت سے ایک سیکنڈ سے پہلے بتلادوں گا کہ ’’ھذا مومن حقا‘‘۔

حضرت لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ: ’’ہماری جو روحانی وائرلیس ہے وہ تمہاری اس وائرلیس سے بہت زیادہ تیز ہے، اس میں کچھ تو وقت صرف ہوتا ہے، مگر ہماری وائرلیس میں ایک منٹ بھی خرچ نہیں ہوتا فوراً جواب آجایا کرتا ہے۔‘‘

وائرلیس میں کوئی وہاں سے بولے گا تو اطلاع ہوتی ہے اور اس پاک نام کی برکت سے بغیر بولے اطلاع ہوجاتی ہے۔ (جاری ہے)

> ’’اُمت کی زندگی علماء کرام کے قلم کی روشنائی اور شہیدوں کے خون سے عبارت ہے۔ مگر جب خون اور روشنائی یک رنگ ہوجائیں، قلم میں روشنائی بھرنے والا ہاتھ ہی امت کو جگانے اور اپنا خون پیش کرنے کے لئے آگے بڑھنے لگے تو پھر امت بلندیوں کا سفر طے کرنے لگتی ہے، اس میں زندگی کی حرارت رواں دواں ہوجاتی ہے۔‘‘
>
> (شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ (فلسطین) کی کتاب ’’جنہیں جنتوں کی تلاش تھی‘‘ سے اقتباس)

۱۹ویں سالانہ عظیم الشان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، نورنگ

رپورٹ:.... مولانا محمد ابراہیم ادھمی

سرائے نورنگ میں ہر سال سالانہ ختم نبوت کانفرنس باقاعدگی اور تسلسل سے منعقد ہورہی ہے امسال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین نے سرائے نورنگ کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے 16 فروری 2025ء کا دن مقرر کیا تھا۔ چنانچہ 19ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے امیر محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفار صاحب، ضلعی سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب، ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث حضرت مولا نا عبدالرحیم صاحب، ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی ضلعی ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی صاحب، ناظم اطلاعات صاحبزادہ آمین اللہ جان صاحب، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان سمیت علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت نے دن رات کوششیں کیں۔ اس سلسلہ میں 430 سے زیادہ چھوٹے بڑے پروگرام روزانہ کی بنیاد پر منعقد کیے گئے۔ 14 فروری نماز جمعہ کے خطبے میں ضلع لکی مروت کی تمام مساجد کے علماء کرام، خطباء عظام اور ائمہ مساجد نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بیانات کئے۔ 15 فروری کو سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے لئے قلعہ گراؤنڈ نورنگ میں بڑا پنڈال تیار کیا نماز عصر کے بعد جامعہ ثمرۃ التربیہ ٹانچی آباد کے اساتذہ وطلباء کرام کے ختم قرآن پاک کے بعد صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال صاحب نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے خصوصی دعا کرائی۔

16 فروری 2025ء بروز اتوار صبح 9 بجے قاری محمد مدثر صاحب اور قاری ذبیح اللہ ادھمی کی تلاوت قرآن پاک سے ضلعی امیر محترم حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب کی صدارت میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی پہلی نشست شروع ہوئی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض ضلع ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادھمی نے ادا کئے۔ شفیع اللہ سپرلی خیل، احمد یار مروت، صفدر برکی، حاکم عاجز اور طاہر زمان کے نعتیہ کلام کے بعد حضرت مولانا عابد کمال صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب، مولانا محمد طیب طوفانی صاحب، صاحبزادہ آمین اللہ جان صاحب، مولانا ماسٹر مولانا عمر خان، جے یو آئی کے ضلعی ڈپٹی سیکریٹری مولانا بشیر احمد حقانی صاحب، حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب، مولانا منظور احمد کنڈی، مولانا برہان الدین، مولانا عجب نور صاحب، مولانا عبدالمنان صاحب، مولانا مفتی احمد منیر صاحب اور سینئر صحافی مولانا منہاج الدین کے بیانات ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماء حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے مدینہ منورہ کی مقدس سرزمین سے واٹس ایپ پر اپنا ریکارڈ شدہ خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت نہ صرف علماء کرام کا بلکہ پوری اُمت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے، پاکستان میں ختم نبوت قوانین کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی تبدیل کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے، قادیانی مختلف حربے استعمال کر کے قومی اداروں میں شمولیت کی کوشش کر رہے ہیں تاہم سن لیں کہ جب تک علماء کرام زندہ ہیں کوئی مائی کا لال ختم نبوت قوانین کو چھیڑنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔ عقیدۂ ختم نبوت ہمارے ایمان کی بنیاد اور اساس ہے جس کے بغیر ایمان نامکمل تصور ہوگا مسلمان آنے والی نسلوں کو قادیانیت سے محفوظ رکھنے اور حضور ﷺ کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے اپنے بچوں کو دینی علوم سے ضرور آراستہ کریں۔ انہوں نے کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر منتظمین اور شرکاء کو مبارکباد پیش کی، پہلی نشست کی اختتامی دعا بزرگ عالم دین حضرت مولانا غلام صدیق صاحب نے فرمائی۔

نماز ظہر کے بعد دوسری نشست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صدارت میں شروع ہوئی، حضرت خواجہ صاحب نے دل کے آپریشن کے بعد پہلی دفعہ سرائے نورنگ کی کانفرنس میں باوجود ضعف کے خصوصی طور پر شرکت کی، حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ صاحب نے قراردادیں پیش کیں، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نے شرکاء کانفرنس کا ہزاروں کی تعداد میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ جامع مسجد اڈا نورنگ کے خطیب حضرت مولانا عبدالحمید صاحب، حضرت مولانا احمد شاہ قریشی صاحب اور لکی مروت کے مشہور خطیب حضرت مولانا عبدالحمید صاحب کے خطاب ہوئے بعدازاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی امیر محترم حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین صاحب نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردِّ قادیانیت کے خلاف پوری دنیا میں دعوتی فریضہ پُرامن طور پر سرانجام دے رہی ہے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی ہوئی ہے لیکن اس وقت مغربی قوتیں، اسرائیل اور قادیانی گٹھ جوڑ پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت کے قوانین کو ختم کرنے کے لئے سرگرم ہے۔ تاہم افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کھلی آزادی حاصل ہیں صرف یہی نہیں بلکہ کوشش کی جارہی ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر فائز کیا جائے۔ حال ہی میں سپریم کورٹ میں ایک ایسی مذموم کوشش کی گئی تھی تاہم عقیدہ ختم نبوت کے اکابرین اور جاں نثاروں کے بھرپور احتجاج خصوصاً قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب و دیگر اکابرین کی کوششوں کی بدولت سپریم کورٹ نے اپنا نظرثانی شدہ فیصلہ تبدیل کر دیا ایک دفعہ پھر عاشقانِ ختم نبوت سرخ رو ہوگئے اور قادیانی ذلیل و رسوا ہوئے اس طرح یہ پیغام دیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے جاں نثار اور پاکستانی قوم ہمہ وقت اس عقیدے کے دفاع کے لئے سروں پر کفن باندھ کر تیار رہتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے ملک بھر میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنے کا پرزور مطالبہ کیا مزید یہ کہ کلیدی پرعہدوں پر فائز قادیانیوں کو فوری طور پر ہٹایا جائے۔

جے یو آئی ضلع لکی مروت کے بزرگ عالم دین پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا مبارک شاہ صاحب، پی کے 92 کے امیر مولانا علی نواز صاحب، سابقہ تحصیل امیر مولانا اعزازاللہ صاحب، لکی تحصیل کے ناظم مولانا حافظ قدرت اللہ صاحب، حافظ محمد رضا صاحب، قاری محمد سجاد صاحب، جامع، تحصیل جنرل سیکریٹری حضرت مولانا سفیراللہ صاحب، مولانا شبیر احمد صاحب، حافظ آصف سلیم ایڈوکیٹ، مولا حافظ امیر پیاؤ شاہ صاحب، مولانا پیر خالد رضا زکوری صاحب، مولانا محمد امجد طوفانی صاحب، مولانا گل رئیس خان صاحب، مولانا عبداللطیف صاحب، مولانا حمیداللہ صاحب، مولانا محمد گل صاحب، عمر فاروق صاحب سالار ذاکراللہ، سعیدالرحمٰن، شفیع اللہ سپرلی خیل اور قاری حمیداللہ صاحب کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں دینی مدارس کے علماء وطلباء، اسکول کالج اور یونیورسٹی کے اساتذہ و طلباء، تاجر برادری، معززین علاقہ، سیاسی وسماجی شخصیات، وکلاء برادری اور کوریج کے لئے سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے بطور خاص شرکت کی جبکہ سیکورٹی کے فرائض انتظامیہ کے ساتھ ساتھ انصارالاسلام کے سالار مولانا محمد نعمان اور تحصیل سالار حضرت مولانا گل فراز شاکر صاحب کی نگرانی میں انصارالاسلام کے رضاکاروں نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب کی رقت آمیز دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ انیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے اختتام پر اکابرین سمیت ہر کسی کی زبان پر یہی الفاظ تھے کہ ماشاءاللہ! اس دفعہ کانفرنس میں عاشقانِ ختم نبوت کی ہزاروں کی تعداد میں شرکت اور منتظمین کو بہترین انتظامات پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس نورنگ میں منظور ہونے والی قراردادیں

اس عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کرتے ہیں:

1۔ ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ یوٹیلٹی اسٹورز میں قادیانی کمپنی شیزان کی مصنوعات کی فروخت پر پابندی لگائی جائے اور شیزان کی مصنوعات یعنی مشروبات، اچار، جیم اور شمر قند وغیرہ کی ترسیل بند کی جائے۔

2۔قادیانیوں کی سہولت کاری بند کر کے ان کو آئینی لگام دیکر پابند کیا جائے اور قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند کیا جائے۔

3۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

4۔مسلم ٹی وی ون اور مسلم ٹی وی ٹو سمیت تمام قادیانی چینلز اخبارات وجرائد کو فوری طور پر بند کیا جائے‘ یہ اجتماع عوام الناس سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی مصنوعات (ذائقہ بناسپتی، شاہ تاج چینی، پنجاب آئل ملز، راجہ سوپ، کیوریٹو میڈیسن، یونیورسل اسٹیبلائزر) سمیت تمام قادیانی اداروں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

5۔ہم صوبہ خیبر پختون خواہ حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ پشتو کے نصاب میں پیر روشان (پیر روخان) بایزید انصاری کے نام سے مضمون شامل کیا ہے اس شخص نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔اس مضمون کو فی الفور پشتو نصاب سے نکالا جائے اور خیبر پختون خواہ ٹیکسٹ بورڈ پشاور اس مضمون کی جگہ انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرامؓ اور بزرگان دین کے مضامین شامل کرے۔

6۔یہ اجتماع 26 ویں آئینی ترمیم میں سودی نظام کے خاتمہ، دینی مدارس تحفظ بل، وقف بورڈ، اسلامی نظریاتی کونسل اور خاص کر ناموس رسالت کے قوانین کی تحفظ کرنے پر قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اوران کو خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

7۔یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بدامنی کے خاتمے اورامن وامان قائم کرنے کے لئے معززین علاقہ اور علماء کرام سے مل کر ٹھوس اقدامات کرے۔

8۔یہ اجتماع ضلع لکی مروت کے بزرگ عالم دین، دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ، پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف اللہ جانؒ سمیت تمام فوت شدگان کے لئے دعا گو ہے اللہ تعالیٰ درجات عالیہ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔☆☆

سالانہ ختم نبوت کورس مسلم کالونی، چناب نگر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں 8/فروری 2025ء صبح 8 بجے سے سالانہ کورس کا آغاز ہوا، جس میں کم وبیش پندرہ سو طلباء کرام اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد شریک تھے۔کورس کا آغاز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ پیر طریقت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی صاحب مدظلہ العالی کے افتتاحی بیان سے ہوا۔شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے شرکاء کورس کو ہدایات جاری کرتے ہوئے خوش آمدید کہا۔ردِّ قادیانیت پر مشتمل اور مستند کتاب قادیانی شبہات کے جوابات کے اسباق ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں جاری وساری رہے۔ قادیانی شبہات کے جوابات کا حصہ دوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع ونزول پر مشتمل ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور ضلع چنیوٹ کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے مکمل کتاب کی شرکاء کو تعلیم دی اور کارآمد نوٹس تیار کروائے۔ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان اور بنیادی مباحث پر بیانات ہوئے۔ 13/فروری کو پڑھائے گئے اسباق اور عنوانات کا تحریری امتحان ہوا۔امتحانات کی تمام تر نگرانی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا شیر عالم اور ڈاکٹر محمد اصغر سمیت دیگر علماء کرام نے کی۔ 13/فروری ظہر کی نماز کے بعد شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر محققانہ طویل لیکچر ہوا۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے قادیانی شبہات کے جوابات حصہ اول پر مسحور کن درس ارشاد فرمایا۔مولانا توصیف احمد نے ملٹی میڈیا پروجیکٹر کے ذریعے طلباء اور شرکاء کورس کی مختلف موضوعات پر تیاری کروائی۔ ملک بھر سے علماء کرام، مشائخ عظام اور ممتاز مذہبی اسکالرز اور قانون دانوں نے لیکچر دیئے۔ اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ میں تحفظ ختم نبوت اور تردید فتنۂ قادیانیت پر مبنی ختم نبوت کورس اختتام پذیر ہوا۔

حدیثِ مجدّدیت اور

مرزا قادیانی کا دعویٰ مجدّدیت...... تحقیقی جائزہ

حافظ محمد وسیم اسلم، ملتان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! فقد قال النبی ﷺ: ”ان اللہ یبعث لھذا الأمۃ علی رأس کل مئۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔“ (ابوداؤد)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سرے پر ایسے بندے بھیجتا رہے گا جو اس کے لئے دین کی تجدید کریں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ ﷺ کے بعد نبوت کسی کو نہیں ملے گی۔ اس لئے شریعت محمدیہ کی حفاظت و اشاعت کی خدمت ختم نبوت کے صدقے علمائے ربانیین اور مجددین ملت کو عطا ہوئی۔

”مجدد“ ایک اسلامی اصطلاح ہے، مجدد سے مراد وہ خاص شخص ہے جو دین اسلام کے متزلزل ہونے کے وقت اپنے علمی و فکری کارناموں سے دین اسلام کو تازگی عطا کرتا ہے، اور سنت رسول کے مقابلہ میں بدعات و رسوم کی ترویج کے وقت احیاء دین کے ساتھ سنت کو زندہ کرتا ہے۔

اگر تجدید کا فریضہ کوئی ایسی ہستی سرانجام دے جس کو وحی کی رہنمائی اور معجزہ کی تائید حاصل ہو تو اس کو نبی یا رسول کہتے ہیں، جبکہ یہی فریضہ اگر کسی امتی کے ہاتھوں انجام پائے تو علم وفضل میں اعلیٰ مقام اور علوم ظاہریہ و باطنیہ میں یکتائے روزگار ہوتا ہے اور حامئ سنت و قاطع بدعت ہوتا ہے۔ گویا وہ ایک نابغہ عصر ہوتا ہے جس کو فراست میں حصہ وافر ملا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اس کو کرامت کی تائید بھی حاصل ہوتی ہے۔ نبی اور مجدد کے کام کی یکسانیت کے باوجود ان کے مقام و مراتب میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے، نبی کی نبوت منصوص من اللہ ہوتی ہے، نبی وحی کی ہمہ وقت رہنمائی میں کام کرتا ہے، نبی اپنی نبوت کا اعلان کرنے کا پابند ہوتا ہے، اس سلسلے میں وہ کسی شخص کی تائید وحمایت کا محتاج نہیں ہوتا۔ جبکہ مجدد کو اپنی صداقت کا ثبوت اپنے عزم و استقلال اور کام کی انجام دہی سے دینا ہوتا ہے۔ مجدد کے لئے اپنی مجددیت کا اعلان کرنا لازم نہیں ہوتا بلکہ اس کے ہم عصر علماء وصوفیاء اس کے علم وفضل اور تجدیدی کام کو دیکھ کر اس کے مجدد ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔ جس طرح خلفائے راشدین کو مقام نیابت حاصل تھا اور ان حضرات کو حضور خاتم النّبیین ﷺ کا ظاہری وباطنی فیض حاصل تھا اور وہ ان فیوضات کو تقسیم کرنے والے تھے۔ جنہوں نے اسلامی نظام کے قیام کے ساتھ ساتھ روحانی فیضان سے بھی تشنگانِ حقیقت کو فیض یاب کیا۔ اسی طرح مجدد بھی نبی کا نائب ہوتا ہے اور اس کو حسب فرق مراتب اولو الامر کا مرتبہ و مقام حاصل ہوتا ہے۔ حدیث مجددیت مذکورہ حدیث میں ”من یجدد“ سے مراد وہ جماعت ہے جو اہل افراط وتفریط کی تحریفات، اہل ہویٰ کی تراشی ہوئی بدعات اور جاہل اہل باطل کی تاویلات سے دین کو محفوظ رکھیں گے، اور اس کو اس کی بالکل اصلی شکل میں امت کے سامنے پیش کرتے رہیں گے، اور اس میں نئی روح پھونکتے رہیں گے، اسی کام کا اصطلاحی عنوان تجدید دین ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں سے یہ کام لے وہی مجددین ہوتے ہیں، البتہ کسی فرد واحد کو ہم اپنے طور پر مجدد نہیں کہہ سکتے۔ علماء نے اپنے ظن وتخمین سے جن بعض علماء کو محقق دیکھا انہی کو مجدد ٹھہرا دیا۔ اس بات میں اختلاف ہے کہ ایک صدی میں ایک ہی مجدد ہوگا یا ایک سے زیادہ بھی ہوسکتے ہیں؟ اکثر حضرات کی رائے یہ ہے کہ ایک صدی میں ایک مجدد ہونا ضروری نہیں ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ حدیث تجدید کی شرح کرتے ہوئے مجدد کی صفت بیان کرتے ہیں:

”أی یُبَیِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَ یُکَثِّرُ الْعِلْمَ وَ یُعِزُّ اَھْلَهٗ وَ یَقْمَعُ الْبِدْعَةَ وَیَکْسِرُ اَھْلَھَا۔“

یعنی مجدد سنت کو بدعت سے ممتاز کرے

گا۔ علم کو کثرت سے شائع کرے گا اور اہل علم کی عزت بڑھائے گا، بدعت کا قلع قمع کرے گا اور اہل بدعت کا زور توڑ دے گا۔

مولانا عبدالحیؒ نے مجموعۃ الفتاویٰ میں فرمایا: ''کہ مجدد کی علامات وشرائط یہ ہیں کہ وہ علوم ظاہری وباطنی کا عالم ہوگا۔ اس کی تدریس و تالیف اور وعظ ونصیحت سے عام نفع ہوگا۔ وہ سنتوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کے مٹانے میں سرگرم ہوگا۔''

یہی وجہ ہے کہ بہت سے مجددین حضرات کی تجدیدی کوششوں کو ان کی زندگی میں معلوم نہ کیا جاسکا بلکہ بعد میں آنے والے علماء نے ان کے مجدد ہونے کی تصدیق کی۔ دین میں بدعات کو ختم کر کے روشن سنت کو تازہ کر دینے کا نام تجدید ہے اور اس کام کو سرانجام دینے والی ہستی کو مجدد کہتے ہیں، جو باالفاظ حدیثِ رسول، اللہ کی طرف سے مبعوث کیا جاتا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنی ذاتی کوششوں یا اپنی جماعت کے پروپیگنڈے کے زور پر مجدد کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ وہ علم وفضل، فقاہت، علم اور کشف وکرامت میں اعلیٰ مقام کیوں نہ رکھتا ہو، مجدد کے فرائض میں سے ہے کہ وہ کتاب وسنت کے مطابق ان اعمال کو زندہ کرے جو متروک ہو چکے ہوں، افراط وتفریط، تحریفات وتاویلات اور بدعات سے دین کو پاک کرے، حق وباطل میں تمیز کرا کے دین کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے مطابق بنائے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے روحانی فیضان سے لوگوں کو مستفیض کرے۔

مجدد جہاں نظام اسلامی کو قائم کرنے کی کوششیں کرتا ہے اور اس بگاڑ کو ختم کرنے میں اپنی صلاحیتیں صرف کرتا ہے جو زمانہ گزرنے کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے وہ باطنی فیض کو بھی تقسیم کرتا ہے اور اپنے وقت کے غوث واقطاب، اوتاد وابدال اور اولیائے کاملین اس سے روحانی فیض حاصل کرتے ہیں۔ بلکہ ان اولیاء کو جو مقام ومرتبہ ملتا ہے اس کے وسیلے سے ملتا ہے۔ مجدد چونکہ نظام اسلامی کو قائم کرنے میں کوشاں ہوتا ہے لہٰذا وہ اس سلسلے میں حائل ہونے والی طاغوتی اور باطل قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے۔ وہ ان رکاوٹوں کو خاطر میں لائے بغیر اپنے مقصد کے حصول کے لئے سرگرم عمل ہوتا ہے۔ بالآخر وہ نظام اسلامی کو تمام بدعات وخرافات سے پاک کر کے اصل حالت میں لانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، وہ اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، مجدد کی زندگی سمجھنے کے لئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، ائمہ اربعہؒ اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کے حالات زندگی اور سیرت وسوانح کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

مجددیت کی آڑ میں دعویٰ نبوت کا حکم:

مجددیت اور نبوت دونوں اسلام میں انتہائی اہم مقام رکھتے ہیں، لیکن ان دونوں کے درمیان ایک واضح فرق ہے۔ نبوت ایک الٰہی منصب ہے جسے صرف اللہ تعالیٰ ہی کسی بندے کو عطا کرتا ہے۔ نبی اللہ تعالیٰ کا پیغام بر ہوتا ہے، جو انسانیت کی ہدایت کے لئے آسمانی کتابیں یا صحائف لاتا ہے۔ جبکہ مجدد، دین کو اس کی خالص صورت میں لوٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ مجدد نبی کا نائب ہوتا ہے اور وہ حضور ﷺ کی اتباع سے ہم عصروں میں سب سے زیادہ آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ قرآن وسنت کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے، لیکن اسے نبوت سے قطعاً نہیں ملایا جا سکتا۔ مجددیت کی آڑ میں نبوت کا دعویٰ کرنے کا مطلب ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو اللہ کا نبی قرار دے دے، حالانکہ اس کے پاس کوئی الٰہی شریعت یا معجزہ نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے اور اسلام میں اسے کفر قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسلام میں نبوت کا دعویٰ کرنا سراسر کفر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نبوت پر ایمان لانا چھوڑ دیا ہے۔ قرآن وسنت میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا، وہ مفتری علی اللہ، کذاب اور دجال ہوگا۔ اسلام میں جھوٹے نبیوں کے خلاف جہاد کرنے کو روا رکھا گیا اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا گیا۔ لیکن قتل وقتال اور انہیں صفحہ ہستی سے مٹانا یہ ریاستوں کا کام ہے، فرد واحد کو اسلامی ریاست کے بنائے گئے قانون پر عمل پیرا ہونے کا حکم ہے۔

یاد رہے کہ نبی کا منکر خارج از اسلام ہوتا ہے اور آخرت کی نجات وانعامات سے محروم کر دیا جاتا ہے جبکہ مجدد کا منکر اسلام سے خارج نہیں ہوتا لیکن وہ کتاب وسنت کی ترجمانی سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ دعویٰ مجددیت اور مرزا قادیانی کا بطلان مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ مجددیت بھی مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی رو سے کیا اور اسی پر ہی اپنی الحاد کی عمارت

کھڑی کی۔ اس حدیث مبارکہ کے متعلق مرزا قادیانی کا کہنا یہ ہے کہ ”اس حدیث کو تو تمام اکابر اہل سنت مانتے چلے آئے ہیں۔“

(رسالہ اربعین نمبر ۴ ص ۲۴، خزائن ج۱۷ ص ۴۶۰)

حالانکہ یہ بات مرزائی اصول کے بالکل خلاف ہے، کیوں کہ اس حدیث مبارکہ کا سارا مدار حضرت ابو ہریرہؓ پر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ مرزا قادیانی کے نزدیک قابل اعتماد نہ تھے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے لکھا کہ ”ابوہریرہ غبی تھا درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔“ العیاذ باللہ!

(اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص ۱۲۷)

اس سے بھی قطع نظر قادیان کے دہقان، مرزائے قادیان کے نزدیک جس روایت کو امام بخاریؒ ذکر نہ کریں وہ ضعیف ہوتی ہیں۔ چنانچہ اس نے ازالہ اوہام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دمشق میں نازل ہونے والی حدیث کے متعلق لکھا کہ ”وہ حدیث امام مسلم نے مسلم شریف میں لکھی ہے مگر اس رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاریؒ نے ضعیف سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔“

(ازالہ اوہام ص۲۲۰، خزائن ج۳ ص ۲۰۹)

اب قارئین خود اندازہ لگا لیں کہ مرزا قادیانی ایک طرف تو غیر بخاری کی روایت کو ضعیف کہے اور دوسری طرف مطلب کی جگہ مسلم تو کیا ابوداؤد سے بھی روایت لے کر استدلال کرے، یہ استدلال خود مرزا قادیانی کے اصول کے خلاف ہے اور مرزا قادیانی کے دعویٰ کے بطلان پر شاہد ہے۔ چلیں اگر یہ بات مان بھی لیں پھر بھی یہ مسئلہ قابل توجہ ہے کہ ہر صدی کے بعد ایک ہی مجدد آسکتا ہے یا زیادہ؟؟

اوپر بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ مزید یہاں ملا علی قاریؒ کا قول ملاحظہ فرمائیں، اس حدیث کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ: ”مجدد سے ایک شخص نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی جماعت مراد ہے۔“ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج۱ ص ۲۴۸)

لیکن مرزائی حضرات کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مَن کا لفظ واحد ہے اور یہ خیال ان کا غلط ہے کیوں کہ ”مَن“ کا اطلاق جمع پر ہوتا ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو حضرت حسن مجتبیٰؓ روایت نقل کرتے ہیں جس میں ”مَن“ جمع کے لئے مستعمل ہوا ہے:

”اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنَا فِیْ مَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنَا فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ۔“

اس سے بھی صرف نظر کرتے ہیں، جو اصول ماقبل میں ملا علی قاریؒ کا ذکر کیا گیا ہے۔ مرزائی بھی اس کے خلاف قول کرتے ہیں۔ مرزا خدا بخش نے ”عسل مصفیٰ“ کے نام سے ایک کتاب تالیف کی جس پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تصدیق موجود ہے۔ تیرہ صدیوں کے مجددین کی فہرست لکھی جو کہ ان کے ہاں مسلَّم ہیں۔ ان میں ملا علی قاریؒ کو دسویں صدی کا مجدد تسلیم کیا اور پھر خود بھی وہاں ہر صدی کے کئی کئی مجدد ذکر کر گئے ہیں جو کہ مرزائی اصول کے خلاف ہیں۔

مرزا قادیانی نے دعویٰ مجدّدیت کرنے کے بعد اپنی مجدّدیت کا خوب ڈھنڈورا پیٹنا شروع کیا۔ دنیا کے مختلف ممالک میں رجسٹری شدہ چٹھیاں روانہ کیں اور یورپ، امریکا، ایشیا، افریقا کے تمام تاجروں، وزراء، حکومتی مدبروں، نوابوں اور راجاؤں وغیرہ کو انگریزی اور اردو میں اشتہارات بھجوائے، لیکن حق و باطل میں فرق دیکھئے کہ سرور دو عالم ﷺ نے کل چھ یا سات فرمانرواؤں کے نام مکتوب گرامی روانہ فرمائے تھے سوائے ایک کسریٰ کے ظاہراً یا باطناً سب شرفِ ایمان سے مشرف ہوئے اور انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت عالیہ میں ہدایا جات بھی روانہ کئے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی مجددیت کے دعوے دار نے بیس ہزار اشتہارات بھیج کر لوگوں کو اپنی طرف بلایا۔ کوئی غیر مسلم نہ تو اسلام میں داخل ہوا اور نہ ہی کوئی کم از کم مرزا قادیانی کی مجددیت پر ایمان لایا۔

آج بھی قادیانی ذریّت امتِ مسلمہ میں انتشار پیدا کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے تمام تر دعاوی کا جھوٹا پلندا لئے مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں گمراہی سے بچائے اور ہمیں دین حق پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن و حدیث کا مطالعہ کر کے اپنے اور دیگر اہل اسلام کے ایمان کو مضبوط کرے۔ عقیدۂ ختم نبوت پر مضبوطی سے قائم رہے۔ نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کو پہچانے اور سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی پیروی سے حتی المقدور روکنے کی کوشش کرے۔ کسی بھی نئے عقیدے یا شخص کے بارے میں علمائے کرام کی طرف رجوع کرے۔

☆☆ .... ☆☆

خبروں پر ایک نظر

جامعہ کراچی کتب میلے میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات کا اسٹال

رپورٹ: مولانا عبدالمغیث

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے مسلمان بھائیوں کے ایمان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دینے میں مصروف عمل ہے، جس کے مبلغین پوری جانفشانی سے دنیا کے کونے کونے تک تحفظ ختم نبوت کا پیغام پہنچارہے ہیں، جس کے کارکنان وخدام دن رات اپنی صلاحیتیں محاذ ختم نبوت پر صرف کر رہے ہیں۔ اسی سوچ وفکر کے تحت حلقہ گلشن اقبال ٹاؤن کے کارکنان وخدام نے جامعہ کراچی (کراچی یونیورسٹی) میں ۱۱ تا ۱۳ر فروری ۲۰۲۵ء کو لگنے والے کتب میلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات کا اسٹال لگایا۔ یہ اسٹال حلقہ گلشن اقبال ٹاؤن کے مسؤل مولانا عبدالسمیع رحیمی کی نگرانی میں لگا، اس اسٹال کے ذریعہ تین روز تک پندرہ سو سے زائد افراد میں ختم نبوت کا لٹریچر و ہینڈبل تقسیم کئے گئے۔ جامعہ کراچی اور دیگر یونیورسٹیوں کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے اساتذۂ کرام نے اسٹال کا معائنہ کیا اور خریداری بھی کی۔ جماعت اسلامی کے سابق نائب امیر ڈاکٹر معراج الہدیٰ صدیقی، جمعیت طلباءِ اسلام، جمعیت طلبا کے ذمہ داران بھی تشریف لائے اور خدام ختم نبوت کی اس کاوش کو سراہا۔

الحمدللہ! اس اسٹال کی کامیابی کے لئے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ اور دیگر مبلغین دعائیں کرتے رہے اور خدام ختم نبوت کی حوصلہ افزائی کے لئے دفتر ختم نبوت کراچی کے ناظم محمد انور رانا، مولانا عبدالحی مطمئن، مولانا محمد کلیم اللہ نعمان بھی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ خدام ختم نبوت کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور جن خدام نے اسٹال کے لئے تگ ودو کی پروردگار عالم ان کی مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کاز کے ساتھ جڑے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین، یا الٰہ العالمین۔

بقیہ:.... مدارس رجسٹریشن کا تاریخی پس منظر....

”وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ۔“

اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے افضل اعمال کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ”لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ۔“

ترجمہ: ”تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے، ہر وقت تمہاری زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ہونا چاہیے۔“

چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے زبان پر کوئی ذکر رکھا کرو اور تعلیم کو اہتمام کے ساتھ صحیح نیت سے اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے حاصل کرتے رہو۔ اگر یہ کام کرلیے تو ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کوئی تمہارا بال بیکا نہیں کر سکے گا۔

یہ ہے ہمارے سارے مدارس کی روح، یہ ہے ہمارے سارے نظام تعلیم کی روح، اس کو اپناؤ۔ جتنا اس کو اپناؤ گے، جتنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ رابطہ اور تعلق قائم کرو گے، انشاء اللہ اتنا ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے علم کا فیضان ہوگا اور عمل کی بھی توفیق ہوگی اور یاد رکھو کہ انشاء اللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی بھی اپنے ذکر کرنے والوں کو محروم نہیں فرماتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم اور اپنی رحمت سے ان کلمات کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آواران جھاؤ میں تبلیغی سرگرمیاں

رپورٹ: مولانا عبدالغنی (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر)

11 رفروری 2025ء بروز منگل علماء کرام کے ایک وفد کا تقریبِ تکمیلِ قرآن کریم میں شرکت کی غرض سے جھل جھاؤ آواران کی طرف سفر ہوا وفد میں مفتی رحمت اللہ شاہ عباسی امیر جمعیت علمائے اسلام گوادر، مولانا موسیٰ مدرس جامعہ خالد بن ولید پسنی، بھائی ساحل، مولانا شاہجہاں اور راقم الحروف شریک تھے۔ جھل جھاؤ آواران میں مولانا علم خان کی دعوت پر یہ پروگرام منعقد ہوا، جھل جھاؤ آواران لسبیلہ سے ۱۳۵ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ضلع آواران کے تمام علماء کرام اس تقریب میں شریک تھے، اس موقع پر علماء کرام سے عقیدہ ختم نبوت کے کام کے حوالے سے مختصر نشست ہوئی۔ راقم الحروف نے عقیدہ ختم نبوت کے کام کے حوالے سے مختصر گفتگو کی اور حاضرین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کے حوالے سے کردار ادا کرنے کی درخواست کی۔ آواران بنیادی سہولیات بجلی، سڑک، ہسپتال سے بالکل محروم ہے دیگر اشیاء ضروریاتِ زندگی بھی مشکل سے ملتی ہیں مگر قادیانی کمپنی شیزان کی مصنوعات آسانی سے وہاں میسر اور دکانوں میں موجود ہے۔ علماء کرام سے درخواست کی گئی کہ منبر و محراب سے مہینے میں ایک جمعہ ضرور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، فتنہ قادیانیت کے تعاقب اور قادیانی مصنوعات شیزان وغیرہ کے بائیکاٹ پر بیان کریں۔ مقامی علماء کرام میں سے مولانا عبدالعزیز خطیب جامع مسجد بیلہ، مولانا نور اللہ، مولانا محمد اسلم، مولانا عبدالغفار، مفتی محمد زبیر، مفتی شفیق الرحمٰن خطیب مرکزی جامع مسجد آواران، مولانا محمد حیات، مولانا وزیر احمد، مولانا عبدالمطلب، مولانا محمد عمر، مولانا نجیب اللہ، مولانا ناصر علی، مولانا داد کریم، مولانا عبدالباقی، بھائی حامد علی، مولانا عبدالواحد، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا محمد یونس حیدری، مدیر مدرسہ مفتاح العلوم لنجار جھاؤ، مولانا اجمل حسین مدیر انوار القرآن آواران، مولانا میر محمد، مولانا محمد قاسم ساجدی، مولانا گل محمد خطیب جامع مسجد آواران، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد مراد، مولانا زاہد، حافظ محمد ایوب، مولانا نعمت اللہ، حافظ الیاس، مولانا مہر اللہ، مولانا حاتم، مولانا محمد لطیف، حافظ عبدالخالق بزنجو امیر جمعیت علمائے اسلام آواران، مولانا محمد صالح پروگرام میں موجود تھے۔ جھل جھاؤ آوارن مدرسہ دارالفیوض کے طلبا کی دستار بندی کے پروگرام میں مولانا شاہ جہان (معاون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر) نے خطاب کیا، اسی طرح مہمان خصوصی مفتی رحمت اللہ شاہ عباسی نے مشکوٰۃ شریف کی آخری حدیث کا سبق پڑھایا اور مفصل خطاب کیا۔ راقم الحروف نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بیان کیا۔ اس طرح الحمدللہ! وہاں کے علماء کرام وعوام الناس تک عقیدہ ختم نبوت کا پیغام پہنچایا گیا۔☆☆

چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس، نوشہرہ کلاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوشہرہ کلاں کے زیر اہتمام چوتھی سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرہ قاری محمد اسلم حقانی نے فرمائی۔ کثیر تعداد میں عشاق رسول نے شرکت کی۔ شرکاء سے ضلع صوابی کے مبلغ مولانا رسال محمد نے عقیدہ ختم نبوت پر مفصل خطاب کیا، صوبائی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عابد کمال حقانی نے بھی خطاب کیا۔ مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہور امام مہدی علیہ الرضوان پر مفصل خطاب کیا اور انہوں نے کہا کہ قرب قیامت میں جب دجال کا ظہور ہوگا اور وہ دنیا میں فتنہ وفساد پھیلائے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور امت مسلمہ میں آنحضرت ﷺ کے خلیفہ ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور لوگوں کو بھی شریعت محمدی پر چلائیں گے ان کے دور میں اسلام کے سوا دنیا کے تمام مذاہب مٹ جائیں گے اور دنیا میں کوئی کافر نہیں رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نکاح کریں گے ان کی اولاد بھی ہوگی پھر ان کی وفات ہوگی اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس میں مدفون ہوں گے۔

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کئے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 25 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

1127-01010015785 مسلم کمرشل بینک ملتان

0038-01034640 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حافظ حضرۃ مولانا محمد ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ ولی کامل، امیر مرکزیہ نقشبندی مجددی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء ولی ابن ولی حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ، نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی، مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0300-4918840	سرگودھا 0301-6361561	چناب نگر 0301-7972785 0301-6395200	جھنگ 0303-2453878	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یارخان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337